SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 1, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes after four in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من اجل ذالک کتبناعلی بنبی اسرائیل انہ ھو من قتل نفس
بغیر نفس اوفساد فی الارض فکانما قتل النا س جمیعاً ومن
احیا ھا فکا نما احیا النّاس جمیعاً و لقد جاء تھم رسلنا با لبینات
ثم ان کثیر آ منھم بعد ذالک فی الارض لمسر فون انما جزؤا
الذین یخاربو ن اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً ان
یقتلو آ ا ویصلبوا او تقطع اید یھم و ار جلھم من خلاف او
ینفو امن الارض ذالک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ
عذاب عظیم .

ترجمہ: اس قتل کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 1, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes after four in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من اجل ذالک کتبناعلی بنی اسرائیل انه هو من قتل نفس بغیر نفس اوفساد فی الارض فکانما قتل النا س جمیعاً ومن احیا ها فکا نما احیا النّاس جمیعاً و لقد جاء تهم رسلنا با لبینات ثم ان کثیر آ منهم بعد ذالک فی الارض لمسر فون انما جزؤا الذین یحاربو ن الله و رسوله و یسعون فی الارض فساداً ان یقتلو آ ا ویصلبوا او تقطع اید یهم و ار جلهم من خلاف او ینفو امن الارض ذالک لهم خزی فی الدنیا ولهم فی الاخرة عذاب عظیم .

ترجمہ: اس قتل کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق)

قتل کرے گا (یعنی) بغیر اسکے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اس نے گو یا تمام لوگوں کو قتل کیا۔ اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا اور ان کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی بہت سے لوگ ملک میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا (بھاری) عذاب (تیار) ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب on point of order.

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا! یہ بدقسمتی سمجھیئے کہ میری عجیب عادت ہے یا خبط سمجھ لیجیئے کہ جب میں آس پاس کوئی ایسی بات دیکھ لیتا ہوں تو سر پر اس کا بوجھ رہتا ہے جب تک کہ اس کا اظہار نہ کروں ۔ جناب والا چند دن پہلے مجھے تربیلہ کے راستے ٹوپی جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ کی طرف نظر پڑی تو وہاں پر ایک بلاک پر لکھا تھا " آغا حسن عابدی بلاک" غالباً یہ وہی شخصیت ہیں جس کی وجہ سے BCCI کا سکینڈل بنا اور جس کی وجہ سے میرے خیال میں' پاکستان کی بھی کافی رسوائی ہوئی ہے ۔ جناب والا! یہ ٹھیک ہے کہ وہ آج کل بیمار ہیں' انسانی مسئلہ ہے اور ہماری ان کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اللہ ان کو شفاء دے ۔ لیکن جناب والا! قومی یادگاروں پر ہیروز کے نام درج ہوتے ہیں ۔ اب وہاں سٹوڈنٹ پڑھتے ہیں' میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ ہمارے ہیرو ہیں جو کہ ان کا نام ایک بلاک پر لکھا ہوا ہے یا اگر ہیرو نہیں ہیں اور وہ کورٹ سے convict ہو چکے ہیں اور جس کا معاملہ بھی چل رہا ہے تو جناب والا اس بلاک پر ان کا نام ابھی تک کیوں درج ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ عرض یہ ہے کہ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ اگر ایسی بات ہے تو آپ اس کو باقاعدہ موو کیجیئے۔ اس کو بعد میں discuss کر لیا جائے گا۔ جی جناب جنرل بابر صاحب۔

Maj Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Let us clean it. The point, I think he will understand, is that he has not been declared a criminal yet. Secondly, he is the one who contributed for that entire Institute from the funds of the Bank and he has been the main contributor and the architect of that Institute. People may look at him as a criminal, I think, but the fact is that he donated and created that Institute. The thought came from him. So, I think, it is justified that his name should be carried till such time as we have full proof that the man committed a crime.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔میں کافی عرصہ ولایت میں رہا ہوں اور آغا صاحب بھی اس وقت وہاں موجود تھے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو باہر کے لوگ ان کے متعلق سمجھتے ہیں ۔ وہ ان کی مرضی ہے۔لیکن آغا صاحب نے پاکستان اور پاکستانیوں کی جو خدمت کی ہے وہ بہت کم لوگ کرتے ہیں اور خاص طور پر پاکستان میں یتیموں اور بیواؤں کی جس قسم کی اس آدمی نے خدمت کی ہے ۔ ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کا پورا تحفظ کرنا چاہیئے اور اگر ان کا نام ہے تو ہمارے لئے خوشی کی بات ہے۔ ہمارے لئے کوئی بے عزتی کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔شکریہ ۔جی جناب منسٹر صاحب۔

Makhdoom Shahabuddin: Mr. Chairman, Sir, we can't deny Agha Abidi Sahib was indeed a financial wizard and he created that financial empire from a scratch. So let us not ferget that.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ۔ جی آفتاب شیخ صاحب on point of order ۔

شیخ آفتاب احمد۔میری عرض یہ ہے کہ جناب جس شخصیت کا نام لیا گیا ہے اس شخصیت کا نام تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جانا چاہیئے ۔ جو کام اس شخص نے کیا ہے جتنا

پیسہ اس ملک کو اس نے دیا ہے مختلف رفاہی کاموں کے لئے اس کا کوئی حد و حساب نہیں ہے ۔ پاکستان کو اور مسلمانوں کو بینکنگ کے شعبے میں اس نے تمام دنیا میں متعارف کرایا ہے وہ شخص یہودی لابی کا شکار ہوا ہے اور بی سی سی آئی بھی یہودی لابی کا شکار ہوئی ہے ۔ اس کا expansion کا پروگرام تھا اس پروگرام کو روکا گیا باقاعدہ ایک سازش کے تحت ۔ امریکہ نے اس کو ختم کیا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ مہربانی کریں ختم کریں جی جناب اشتیاق اظہر صاحب ۔

سید اشتیاق اظہر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آغا حسن عابدی نے جو خدمات انجام دی ہیں اور ان کو یہ سزا دینے کی کوشش اس لئے کی جارہی ہے کہ یہودی لابی کے اکاؤنٹ کو بند کیا جاتا رہا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ شکریہ جی کمال اظفر صاحب ۔

جناب کمال اظفر ۔ جناب والا مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آغا حسن عابدی کو کسی نے بھی کچھ نہیں کیا ہے

So, to describe him as a convict is not correct because if at all he is an accused abroad and the way that bank was ambushed in the dead of night and it was killed by the certain orders of Luxumburg Administrator I do not think that the courts in Pakistan or the people of the Pakistan recogonise that he is a convict. Infact he commands respect in the country.

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ the matter is very clear now. Thank you very much. جی جناب قاضی حسین احمد صاحب ۔

قاضی حسین احمد ۔ جناب چیئرمین میں ایک بہت اہم مسئلے کی طرف مجبور ہوں کہ اسی وقت اس کو اٹھاؤں اگر چہ میں سمجھتا ہوں کہ قاعدے کے مطابق اس کو تحریک التواء ہونا چاہیئے لیکن چونکہ یہ بہت فوری اہمیت کا مسئلہ ہے ۔ آج ہی پشاور میں ایک بنگلے کا محاصرہ کیا گیا اور اس میں چار عرب origin کے لوگوں کو پکڑا گیا جن میں سے دو پاکستانی Nationals ہیں مصری origin کے ۔ ایک کی بیوی پاکستانی ہے اور اس کو پاکستانی Nationality ملی ہے ۔ دوسرا باقاعدہ

پاکستانی Nationality حاصل کرچکا ہے اور تیسرا مصری origin کا باشندہ ہے ۔ چوتھا الجزائری ہے ۔ یہ مصر اور الجزائر کے بارے میں جناب چیئرمین آپ جانتے ہیں وہاں کوئی انسانی حقوق کا احترام نہیں ہے ۔ اور وہاں پر قصابوں کی حکومت ہے روز قتل کیا جاتا ہے لوگوں کو۔ ان Nationals کو جس میں دو پاکستانی Nationals ہیں دو valid visa سے باقاعدہ یہاں اقامت پذیر ہیں ۔ ہمارے ملک میں جان اور مال کا تحفظ نہیں ہے عزت اور آبرو کا تحفظ نہیں ہے اور یہاں پر کوئی قانون نہیں ہے ۔ بین الاقوامی قانون کا بھی احترام نہیں کیا جاتا کوئی غیر ملکی یہاں آتا ہے ویزے کے ساتھ اس کے ساتھ اگر یہ سلوک کیا جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں ہماری قوم کی اور ہمارے ملک کی بدنامی ہوگی مصر کی طرح الجزائر کی طرح کی قوموں کے ساتھ اور ملکوں کے ساتھ ہمارے معاہدے کرنا اور اقتصادی treaty کرنا اور پھر ہمارے اپنے Nationals کو ان کے حوالے کر دینا ایک ظلم عظیم ہے جو یہاں پر ہو رہا ہے اور یہاں پر قانون کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں جناب چیئرمین ۔ ان لوگوں کو لندن میں اور نیویارک میں تو پناہ مل سکتی ہے ۔ جرمنی میں پناہ مل سکتی ہے سویڈن میں مل سکتی ہے جن لوگوں کو اپنے ملک میں خطرہ ہوتا ہے اور ان کو قتل کر دیئے جانے کا خطرہ ہوتا ہے ۔ یورپ اور امریکہ کے تمام ممالک ان کو وہاں پر پناہ دے دیتے ہیں لیکن کیا ہمارے ملک میں ایک مسلمان کے لئے جو خود پاکستانی National ہے کسی بہانے پکڑ کرکسی کے ہاتھ میں اس کو تحفے کے طور پر دے دینا اور اس کو خوش کرنے کے لئے اور اس کے آقا کو خوش کرنے کے لئے انتہائی ظلم ہے آج وزیر دفاع مصر کا آ رہا ہے یہ تحفے کے طور پر ہمارے اپنے Nationals لوگوں کو پیش کرنا چاہتے ہیں میں اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں اور میں یہ حکومت سے کہتا ہوں کہ اگر یہی وطیرہ رہا اور یہاں پر قانون اور آئین کی دھجیاں بکھیری گئیں تو یہ حکومت نہیں چل سکے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ اس کے بارے میں بابر صاحب کچھ فرمائیں گے آپ؟

Maj. Gen. (Retd)Naseerullah Khan Babar : I think he is referring to the 5 Egyptians who have been arrested yesterday. How two of them got Pakistan Nationality, we will have to go into it. We are not going to hand them over to Egypt essentially. They are wanted in criminal cases and it is also a

means of protection because Egypt's Defence Minister is here We are not going to hand them over but we are going to rid our soil of these people. I have said, time and again that I am not going to have any aliens on this soil, whether it is Egyptian, Algerian or whatever it be. Because of them we have been declared a terrorist State. There was a fear at one time and because of the measure, that we have taken, we have stamped them tight as far as the international community was concerned. So we will be apprehending all the Arabs whoever they are and we will be allowing them to go to any third country that they want to. But we have no place for them in Pakistan. They came for the Jehad, the Jehad is over They can either go to Afghanistan or they can go to the country of their own choice, but we will not have them on our soil.

قاضی حسین احمد - جناب والا! یہ پاکستانی نیشنل ہیں دونوں ۔آپ بے شک ڈنک بجاتے رہیں یہ پاکستانی نیشنل ہیں۔ ان کو باقاعدہ نیشنلٹی ملی ہے یہاں کے قانون اور آئین کے مطابق ان کو نیشنلٹی ملی ہے اور اس طریقے سے لوگوں کو پکڑ کر کسی کے حوالے کردینا کہ یہ دہشت گرد ہیں ہمیں دہشت گرد ڈکلیئر کیا گیا ہے آپ کو دہشت گرد ان لوگوں کی وجہ سے ڈکلیئر نہیں کیا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دی ہے اس وقت خود امریکہ اور تمام لوگ خوشیاں منا رہے تھے جب ان کے مقاصد پورے ہو رہے تھے اس وقت آپ خود خوشیاں منا رہے تھے۔ جناب چیئرمین میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ان کو اس لئے دہشت گرد ڈکلیئر کیا جا رہا ہے کہ آپ کشمیریوں کی مدد کر رہے ہیں۔ آپ کو اس لئے ڈکلیئر کیا جا رہا ہے کہ آپ نیوکلیئر پروگرام پر عمل کر رہے ہیں۔ آپ کو اس لئے ڈکلیئر کیا جا رہا ہے کہ آپ مسلمان ہیں جب تک آپ مسلمان رہیں گے جب تک آپ اسلام پر عمل کرنا چاہیں گے امریکی آپ کو دہشت گرد ڈکلیئر کریں گے۔ اگر آپ بے گناہ لوگوں کو اس کے بدلے میں ان کو حوالے کرنا چاہیں تو اس طریقے سے نہیں بچ سکیں گے آپ مزید شکنجے کے اندر پھنسیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - قاضی صاحب محترم میں گزارش کروں گا کہ آپ move کر

دیں انشااللہ اس کو کل آؤٹ آف ٹرن سے لیں گے شکریہ۔

جناب شہزاد گل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پلیز چلیں آپ چلیں۔

جناب شہزاد گل۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جس طرح قاضی صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ جو عربوں کو گرفتار کیا گیا ہے وزیر داخلہ صاحب نے بہت وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔ ایک گزارش میں کر رہا ہوں یہ جو ہیں یہاں پر برائے نام جہاد کے نام پر آئے تھے۔ اب یہاں پر اس سرزمین پر پختونوں کی سرزمین پر یہ فساد کر رہے ہیں۔ یہ دہشت گرد ہیں یہ قاتل ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ اگر کوئی ثابت کرے کہ انہوں نے یہاں کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ بلاشبہ

(مداخلت)

جناب شہزاد گل۔ عرب سے جو بھی آئے ہیں جہاد کے لئے آئے ہیں جہاد ختم ہو چکا روس والے چلے گئے ہیں اب ان کو اپنے وطن واپس جانا چاہیئے۔ اور اگر یہ حریت پسند ہیں تو اب یہاں پر شادیاں کر رہے ہیں۔ جناب والا اگر ان کا عمل آپ دیکھیں یا آپ کو معلوم ہوا تو آپ حیران ہو جائیں گے توبہ کریں گے کہ ان کا کیا عمل ہے یہ بدعمل لوگ ہیں۔ اور ان کو جتنا جلدی بھی چاہیئے اپنے اپنے ممالک کو extradition کے ذریعے واپس بھیجنا چاہیئے۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین بدعمل لوگ شادی نہیں کرتے۔ بدعمل لوگ شادی نہیں کرتے۔ جناب یہ ان کی اپنی کتاب میں (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی بابر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Baber: Just one last item. If I produce the photographs and the documents with what they were involved in the Bazar and Chohra Valley even Qazi Sahib would hang his head in shame, because they were all nudes and then they were changing their wives around. If I bring all that evidence I think he will hang his head in shame.

قاضی حسین احمد۔ یہ جن لوگوں کے نام میں نے لئے ہیں اگر آپ ان کے بارے میں کوئی چیز ثابت کر دیں۔ جن کی تصویریں آپ پیش کرتے ہیں وہ آپ کے اپنے مہمان ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ محترم قاضی صاحب آپ کو وقت دیا جائے گا جو صاحب بولنا چاہیں گے ان کو وقت دیا جائے گا۔ اس کو proper move کر کے آپ دے دیں۔ اس کو آؤٹ آف ٹرن لے لیں گے۔ جناب عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ جناب چیئرمین صاحب یہ کال اٹنشن نوٹس میں نے دوسری دفعہ دی جو افغان مہاجرین ہزاروں کی تعداد میں آرہے ہیں یہ اس بارے میں ہے یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور میں بار بار آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ اس کو کم از کم آپ لوگ کال اٹنشن لیں نوٹس کا جو مقصد ہے اس پر آپ ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیتے۔ ابھی سینٹ کے اجلاس کے تین روز باقی ہیں مہربانی کر کے ہمیں بھی آپ موقع دیں ہمارا ملک اس سے متاثر ہو رہا ہے۔ مجھے وزیر داخلہ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ جہاد ختم ہوا۔ خدا کرے یہ جہاد ختم ہو جائے اور ہماری جان خلاصی ہو۔ یہ میرا مسئلہ ہے جناب آپ اس کے لئے مجھے ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پلیز میرے خیال میں کافی ہو چکا۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جب اوپن ہو گیا ہے ہمیں بھی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں ہوا۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ یہ کیسے بات ہو سکتی ہے کہ قاضی صاحب بات کریں گے اگر وہ بات کریں گے تو میرا بھی یہاں استحقاق ہے مجھے بھی دو باتیں کہنے دیجئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ارشاد فرمائیں آپ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا کہ جہاد کا امریکہ سے کیا تعلق ہے جہاد انگریز سے کیا تعلق، جہاد کا سوئیزرلینڈ سے کیا تعلق۔ یہ جو سپورٹ کرتے تھے ان کے مجاہدوں کی یہ ان کے ایجنٹ ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ فسادی نہیں ہیں اب ان فسادیوں کو جانا پڑ رہا ہے۔ ہمارے ملک کو بدنام نہ کریں۔ مگر ایک بات میں کرتا ہوں کہ جہاں تک اس بات کا سوال ہے ہماری حکومت نے امریکہ کو نارکوٹکس کیسز میں لوگوں کو بھیجا امریکہ کے حوالے کیا ان کی کورٹس نے ان کو بے گناہ

ثابت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ اپنی عزت نفس کو قائم رکھیئے ایسے اندھا دھند مت کریں کہ جس سے ہماری بدنامی ہو، ملک کی بدنامی ہو، ہمارے ملک کے قانون کی بدنامی ہو۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اب وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۱۱۹ چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔

119. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether the Government has made any Rules for spending of the amount of Ushr collected under the Ushr and Zakat Ordinance, if so, its details; and

(b) the amount of Ushr collected and spent during the last five years with year-wise break-up?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) No specific rules for spending the amount of Ushr are necessary as Ushr is to be spent for the same purposes as Zakat.

(b) Year-wise amount of Ushr collected and utilized is given as follows:-

Year	Amount of Ushr collected (Rs.in million)
1988-89	184.79
1989-90	143.53
1990-91	121.81
1991-92	41.06
1992-93	10.74

The Ushr collected as above was spent on mustahqueen-e-Zakat

through Local Zakat Committees.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سپلمنٹری۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی سپلمنٹری۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں فاضل وزیرمملکت سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ میں نے عشر کی وہ رقومات اور آمدنی دریافت کی تھی جو کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ہوئی ہے اور ۸۹-۸۸ میں 184.79 ملین سے ۹۳-۱۹۹۲ میں 10.74 رہ گئی ہے۔ اور اتنی زیادہ شدت سے آمدنی کم ہوئی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مخدوم صاحب جناب ارشاد فرمائیے کہ آمدنی پچھلے سالوں کی نسبت کیوں کم ہو گئی ہے۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, first of all, you see, we are not responsible basically.

(2) We took over somewhere in 1993 and I don't think I could be answering that but nevertheless, Sir, I will say that earlier the collection of Ushr was with the local commitees and the local committees were doing all that and they were not properly trained for the job. Now, the matter is with the provincial authorities and I think there is a hope in future that things would be done in a proper fashion and Ch. Sahib would be much satisfied.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بھنڈر صاحب دوسرا سپلمنٹری۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سر میرا دوسرا سپلمنٹری یہ ہے کہ مخدوم صاحب نے یہ تو فرمایا کہ وہ ذمہ دار نہیں ہیں لیکن ۸۹-۸۸ اور ۹۰ کے متعلق تو شاید یہ ذمہ داری قبول فرمائیں کہ ۱۸۴ سے ۱۴۲ ہوگئی تھی لیکن میں اس بات میں اب نہیں جاتا پوچھتا نہیں ہوں دوسرا سوال سپلمنٹری یہ ہے کہ یہ فرمائیں کہ عشر کی رقم میرے خیال کے مطابق شاید میں غلط ہوں عشر کی رقم کا مصرف اور ہے اور زکوۃ کے فنڈ کا مصرف اور ہے یہ رقوم تمام کی تمام عشر اور زکوۃ کی ملا کر انہوں نے فرمایا کہ غربا اور مساکین میں تقسیم ہو گئیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا مقصد ہے کہ عشر کی رقم کا خرچ کرنا مختلف ہے بہ نسبت زکوۃ کے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا اس کا الگ مصرف ہے کہ وہاں مقامی حالات کے مطابق مقامی منصوبوں پر اس علاقے کی بہتری کے لئے وہ لگائی جاتی ہے۔ مساکین وغیرہ میں تقسیم نہیں کی جاتی کیا یہ میرا خیال درست ہے اور اگر درست ہے تو یہ کیوں ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مخدوم صاحب یہ پوچھتے ہیں کہ عشر کا اور زکوۃ کا مصرف علیحدہ علیحدہ ہے یا ایک ہی جیسا ہے۔

مخدوم شہاب الدین۔ میں سمجھ گیا جناب۔

Sir, now the time has changed. You see, when these rules and regulations were framed long time back the situation was different. Now, as the situation obtains today it needs to be reconsidered. I do agree with Ch. Sahib. But basically, the intention is the same, distribution amongst the 'Mustahikeen'. So, I think we are doing that and, if at all, Ch. Sahib wants to draw distinction between the two, we could always sit together and make concerted efforts.

Mr. Deputy Chairman: Sheikh Aftab Ahmed,please.

Sheikh Aftab Ahmed: Sir, I would like to ask the Minister the province-wise expenditure and the amount collected of Ushr and Zakat, if he has got the figures?

Makhdoom Shahab-ud-Din: This needs a separate fresh question.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ separate question آئے گا۔ جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ یہ قوانین تمام پاکستانیوں پہ لاگو ہیں یا کوئی ان سے مستثنیٰ بھی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پوچھتے ہیں جی کہ یہ تمام پاکستانیوں پہ لاگو ہیں ۔ ان کے مسلک اور --- یہ آپ بھی پوچھنا چاہتے ہیں۔

مخدوم شہاب الدین۔ جی ہاں' یہ تمام پاکستانیوں پہ لاگو ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تمام پاکستانیوں پہ لاگو ہیں۔

Makhdoom Shahabuddin: Yes, it makes no distinction.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کوئی تمیز نہیں جی۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب سپلیمنٹری۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب میرا صرف یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ عشر کا جو پیسہ ہے بجائے اس کے کہ یہ چند لوگوں کو ۵۰' ۱۰۰' ۲۰ کے حساب سے دیں۔ اس کا بہتر مصرف یہ نہیں ہو گا کہ غریب عوام کے لیے اس سے کارخانے ملک کے اندر لگائے جائیں۔ اس طرح اس سے ملک کے اندر پیداوار میں بھی اضافہ ہو گا۔ کیا ایسا کوئی منصوبہ ہے حکومت کے سامنے۔ یعنی اس پیسے سے مفادعامہ کے لیے عشر کے پیسے کوئی کارخانہ یا کوئی صنعت لگائی جائے' کوئی ایسا منصوبہ ہے--

مخدوم شہاب الدین۔ نہیں سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یعنی عشر کے پیسے سے کوئی مل وغیرہ لگائیں گے ' کوئی کارخانہ لگائیں گے؟

مخدوم شہاب الدین۔ نہیں سر۔ نہیں

That defeats a very intention of Ushr-, Sir. Ushr basically meant for those who needs this money, so its not meant for accentuating the commercial activities as such.

Mr. Ilyas Ahmad Bilour: That was a new case and similarly HayeSahib has also asked a new question.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ point of order یا ؛ آفتاب صاحب کو جواب نہیں دیا' ان کو جواب دے دیا---نہیں ' نہیں' انہوں نے مصرف کے بارے میں پوچھا ہے کہ زکوٰۃ کا پیسہ جو

صرف کرتے ہیں مستحقین پہ کرتے ہیں یا اس سے کارخانے بھی لگانے جا سکتے ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ نہیں سر، separate question ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں جی separate نہیں جی، اس سے متعلق تھا یہ۔ جی جام کرار صاحب۔ جناب کرارالدین صاحب۔ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔۔۔۔۔ اپنی زکوۃ کی رقم جو ہے وہ ٹھیک سے طور پہ کسی کارخانے میں لگا دیں تو لگا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ لگا سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی۔ جی جام صاحب آپ کا سوال کیا ہے؟ last question جی۔

Jam Karar-ud-Din: Will the Honourable Minister agree with me that all these Local Zakat Committees and Ushr Committees are most corrupt and the" Mustahiqeen" do not get a single pie. Are the money has been scattered by them. What arrangements he has made to stream line this Committee?

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب مخدوم صاحب۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, I do understand, and I do agree with the honourable Member that in the past the Ushr and Zakat Committee, Local Zakat committee they were not functioning properly and secondly, were corrupt and had their own attitude. Now what we intend to do is that in the latest budget I announced that now Zakat and Ushr is going to be distributed through the Bank.

Jam Karar-ud-Din: Will the honourable Minister tell the House that

all money collected under Ushr and Zakat subjected to the audit?

Makhdoom Shahab-ud-Din: It is audited, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نو سوال تو ہو چکے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Question No. 168 Syed Muhammad Fazal Agha.

168. * **Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the province-wise break-up of the funds allocated to the Provincial Highways out of foreign loans, credits and aid for the last three years?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Province-wise bread-up of the funds allocated (committed) to the Provincial Highways out of foreign loans, credits and aid for the last three years (i.e.from 1991-92 to 1993-94) is as under:-

(i) ADB loan (No.1185-Pak) dated 30-6-1993:

($ in Million)

I.	Balochistan		11.412
II.	N.W.F.P.	15.513	
III.	Punjab		78.898
IV.	Sindh		21.672
		Sub-total (i):	127.495

(ii) IDA loan (No.2468-Pak) dated 19-05-1993

1992 Flood Damage Restoration Project 101.025

(In this umbrella Project provincial allocation will be determined on first come, first served. basis).

(iii) ADB loan (No.1209-Pak) dated 29-03-1993

Flood Damage Restoration Project 99.590

(In this umbrella project provincial allocation will be

determined on first come, served, basis).

Amounts disbursed against each province in respect of (ii) and (iii) are being ascertained from the provinces.

Mr.Deputy Chairman: Supplementary.

سید محمد فضل آغا۔ بہت چھوٹا ہے اگر شہاب الدین صاحب پڑھ دیں چونکہ پہلی دفعہ سینٹ میں آئے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑی زحمت فرما دیں اور ذرا پڑھ دیں تو بہتر رہے گا۔ شکریہ۔

مخدوم شہاب الدین۔ نہیں سر نہیں۔ میں پہلی دفعہ نہیں آیا آغا صاحب پچھلی مرتبہ موجود نہیں تھے' آغا صاحب کو غلط فہمی ہوئی۔ میں پہلی دفعہ نہیں آیا۔

سید محمد فضل آغا۔ اچھا جی دوسری دفعہ آئے ہوں گے' پڑھ دیں جی ذرا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چلیئے جناب' چلیئے۔

مخدوم شہاب الدین۔ تو کیا کروں میں؟

سید محمد فضل آغا۔یہ آپ نے جو جواب لکھا' اسے پڑھ دیں ذرا۔

مخدوم شہاب الدین۔ یہ جواب میں پڑھ دوں۔

سید محمد فضل آغا۔ ہاں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ جواب تو آپ کے سامنے ہے۔ supplementary کیجئے۔ پڑھا ہوا تصور ہوا۔ چلیں آپ۔

سید محمد فضل آغا۔میری شہاب الدین صاحب سے گزارش یہ ہے کہ میرے سوال میں یہ تھا کہ Province wise break up funds allocation کیا ہے انہوں نے کہا ہیں جو within the provinces پر جو national highways یعنی پر Privincial highways چاروں national highways اس کے لئے کیا allocation کی اس کا میں نے ان سے break up مانگا ہے جو loans, aids, credits وغیرہ آئے ہیں ۔ اس میں اگر دیکھیں تو ہمارے ہاں بلوچستان میں 42 فی صد ہائی ویز کی جو length بلوچستان سے گزرتی ہے اور پہلے کالم میں انہوں نے دیا ہے 127 ملین میں سے صرف 11 ملین دیئے ہیں یعنی 9 فی صد تو یہ بتائیں کہ کیا یہ

ہے کہ 42 فیصد length پر آپ نے 9 فی صد کی allocation کی ہے تو اسکی maintenance, repair اور اس کی reconditioning یہ کیسے ممکن ہو گی۔ یہ سب بے انصافی کیوں؟

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ کہہ رہے ہیں کہ جب ہم رقبہ کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔

Syed Muhammad Fazal Agha: No. not according to the area. Sir, you do not confuse the issue. It is not area, it the length of the road. 45% length of the highway is running through the Baluchistan Province and only 9%of the total allocation is allocated against that length.

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ نیشنل ہائی ویز کے 45 فی صد ملک کے آپ کے صوبے سے گزرتے ہیں تو پھر funds کیوں کم کئے ہیں۔

سید محمد فضل آغا - یہ بے انصافی کیوں ہے؟

Makhdoom Shahabuddin: Sir, I 'think the honourable member himself is confused with due defference.

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I am not confused.

آپ دیکھیں column پر پڑھ لیں کہ

Baluchistan: 11.21 million, NWFP: 15.5 million, Punjab: 78.89, Sindh: 21.67, total comes to 127.495 million and the total length of the highway through Baluchistan is 45% of the total length of the national high way. My question is that why only 9% of the financial allocation is made for 45% of the road length of Baluchistan? How are you going to justify and maintain those highway and repair and recondition that?

Makhdoom Shahabuddin: Actually Sir, roads are meant not just for land but they are meant for connecting cities. You see Baluchistan is not very densely populated although in area it is the biggest Province we build

roads for the sake of individuals for the sake of people. You do not do it just for the sake of land....

Syed Muhammad Fazal Agha: No. My question is, the road is already there you should see the record of National Highway Board.....

Mr. Deputy Chairman: Please Agha Sahib, address me. No cross talk at all. Thank you very much.

Syed Muhammad Fazal Agha: You are aware of the fact. Sir, honourable Minister knows that Baluchistan forms 43% of the total area of the country and it is situated on both interational borders of Afghanistan and Iran. So, we have to link Iran and Afghanistan through these national highways. The National Highways which runs through the Baluchistan Province is existing on the road. We are not asking the honourable Minister to link other points. I am not asking for those, I am asking for the already existing highways in the Province of Baluchistan which is 45% of the total length of the National Highway in the country and they have allocated only 9% allocation against those highways of 45% length. Why it is so?

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نیشنل ہائی ویز جو subject ہے مرکز کا۔ نیشنل ہائی ویز جو سارے پاکستان کا ایک ہے جب کہ اس کی length بلوچستان میں سب سے زیادہ ہے تو رقم کیوں کم مختص کی گئی ہے۔

Makhdoon Shahabuddin: Sir, I have said it, I do not know why I am not being understood. Funds are allocated on the basis of population. Secondly this is not only the Federal Government that undertakes this task. The Provincial Governments are in conjunction with the National Highways Authority and repair is undertaken by the Provinces. I think, this question

should have been asked by the honourable member from the Provincial Government of Baluchistan.

Syed Muhammad Fazal Agha: It is my question Sir, let me speak first. Sir, I have either to tell and teach the honourable Minister regarding the National Highways because he is the honourable Minister for the finance and I fail to understand that he does not undertand what the National Highway is and how it has been handled. I request the Chair either to defer the question or the Minister for Communication may please answer my question. Because the honourable Minister does not understand. The Provincial routes are different, they are maintained, constructed by the Provincial Governments through their own budget. The National Highways L40, L25, L16 and L20 these are the National Highways which are linked from Karachi to Khuzdar and then Sibi-Khuzdar- Quetta- Taftan and Quetta-Chamman and then from Quetta to Sibi-Sukkur then back to Karachi. These are the National Highways in the Federal Government. It is the business of the Provincial Government to look after these Highways. That is why I am asking the honourable Minister in the Federal Government either he must come prepared on this subject next time or you should defer this question. I, therefore, request that this may be deferred. Sir. The answer is not correct.

Mr. Deputy Chairman: What is the question then?

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, my question is

to maintain the National Highways, to repair the ب ؟ National Highways ک National Highways, to construct the National Highways .

Mr. Deputy Chairman: It is the responsibility of the Federal

Government.

allocation جو ہوتی ہے وہ آبادی پر ہوتی ہے

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir it is not correct

یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: Mr. Chairman, Sir, I have misgiving as regard the deferment of this question, Sir. This question should not be deferred.

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ اصل میں آغا صاحب Engineer ہیں۔ وہاں رہے ہیں کافی عرصہ انہوں نے خود سنبھالے ہیں یہ سارے مسئلے۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, I would like to submit . Agha Sahib knows a lot about these things. I do understand and I salute his information on the subject, National Highways, and he is certainly a very honourable person and he understands always. But I must submit, Sir, that Agha Sahib is not really prepared on this question. He must do his home work thoroughly number 1. No.2 Sir, he must bear in mind that all these resources were spent on the Motorway. It was Motorway which distracted the entire attention of the previous Government. So we are going to amend all this and Agha Sahib, I am sure, in future would be most satisfied with our performance. Thank you very much.

سید محمد فضل آغا۔ سر آگے چل کر جی اس question کے تین portions ہیں

Sir,I will continue my supplementary

Mr. Deputy Chairman: Yes please.

(The House adjourned for 15 minutes for Assar Prayers)

(بعد از وقفہ نماز عصر اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔ کرسی صدارت پر جناب ڈپٹی چیئرمین متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گچکی صاحب ۱۸۶ پر سوال چل رہا تھا۔

جناب منظور احمد گچکی۔ سپلمنٹری۔ جناب والا میں وزیر موصوف سے پھر تھوڑا سا سوال کو گھما پھرا کر پوچھنا چاہوں گا کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا ۴۴ فیصد ہے۔ اور ہائی ویز کے لحاظ ۴۲ فیصد ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ اگر اس کا رقبہ ۴۴ فیصد ہے اور ہائی ویز ۴۲ فیصد ہے۔ ظاہر ہے صوبائی سڑکیں بھی اسی ریشو کے مطابق ہوں گی۔ تو میں یہ پوچھنا چاہوں کہ یہ جو allocation of funds ہوا۔ جو کہ ان کے زمانے میں نہیں ہوا لیکن کیا یہ جو allocation of funds ہوا ہے۔ وہ اس کو justify کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ justify سے مراد کم دیا ہوا ہے۔

Makhdoom Shahabuddin: I think he needs to elucidate the question further. What is the meant by jusjtify?

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں، مطلب یہ ہے کہ یہ جو allocation ہوا ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ صحیح ہوا ہے؟ اور اگر ان کا مسئلہ ہو تو ایسے ہی تقسیم کریں گے؟

مخدوم شہاب الدین۔ نہیں جی، ہم فنڈز اچھی طرح تقسیم کریں گے۔ جناب ہم allocation کے معاملے میں انصاف کریں گے۔ اور it will be equitable distribution, Sir.۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب اعظم ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! یہ سوال تو ان loans کے بارے میں ہے جو فارن loans ہائی ویز کے لئے فیڈرل گورنمنٹ کو ملتے ہیں۔ مجھے ابھی بتایا گیا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ چونکہ یہ سارے پیسے موٹر وے میں چلے گئے تھے اس لئے نہیں ہو سکے۔ ایک تو موٹر وے کا پروجیکٹ جو ہے فیڈرل پروجیکٹ ہے۔ اور mixed financing پر ہے۔ World Bank کے یہ loans جو ہیں maintenance and backlog reduction کے لئے ہیں جو آتے ہیں۔ 77 million dollars اس وقت 1992ء میں ملے تھے۔ اور اسی

maintenance کے لئے province-wise اس کو allocate کردیا گیا تھا۔ جیسا کہ ہائی ویز کو bifurcate کیاگیا ہے مختلف sections میں ۔ تو یہ اگر بتانا پسند فرمائیں کہ World Bank کا جو aid ملا تھا maintenance and backlog reduction کے سلسلے میں اس 77 million dollars کی کیا break up ہے؟

Makhdoom Shahabuddin: Sir, I need a fresh question. I can't give answer in this august House.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی ۔جناب چیئرمین! میری وزیر موصوف صاحب سے یہ گزارش ہے کہ بلوچستان کے ساتھ یہ سوتیلی ماں جیسا سلوک کب تک یہ روا رکھیں گے کہ بیالیس فیصد land mass ہے' road length ہے بلوچستان میں ہائی ویز کا اور یہ جو خرچ کررہے ہیں وہ eleven point something ہے ۔ ابھی آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بلوچستان ہائی ویز کی کتنی بڑی اہمیت ہے ؛ آمد و رفت کے ذرائع کتنے زیادہ اہم ہیں ۔ اور بلوچستان میں ہمیشہ ٹرانسپورٹ والے ہڑتال اسی بنیاد پر کرتے ہیں' چاہے وہ ٹرک والے ہوں یا بس والے ہوں ۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ناروا پالیسی کو کب ختم کیا جائے گا ؛ اور ایک مناسب پالیسی جس سے بلوچستان کے جو آمد و رفت کے ذرائع ہیں وہ بہتر ہو سکیں' ایسی کوئی پالیسی مستقبل میں مرتب کریں گے یا ماضی کی پالیسی پر چلتے ہوئے بلوچستان کو اور زیادہ نظرانداز کریں گے ؛

مخدوم شہاب الدین ۔ سر' میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہماری پالیسی اس سلسلے میں منصفانہ ہو گی ۔ میں یقین دلاتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔منصفانہ ہو گی جی' یقین دلاتے ہیں ۔جی فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا ۔سر' گزارش ہے کہ مخدوم صاحب نے جو پہلے حصے کا جواب دیا ہے اس کا حساب کتاب تو ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیا کہ کوئٹہ سے پانچ نیشنل ہائی ویز کے روٹس نکلتے ہیں ۔ جو ژوب سے پنجاب' ژوب سے فرنٹیئر ۔ لورا لائی' کوئٹہ سے لورا لائی ۔ پنجاب' کوئٹہ سے چمن ۔افغانستان' کوئٹہ سے تفتان۔ ایران' کوئٹہ سے سبی ۔ سکھر ۔ کراچی'

کوئٹہ سے خضدار اور لسبیلہ ٹاؤن کراچی ۔ 45 percent ہے اور اس کے لئے نو فیصد allocation ہے ۔ ایک تو یہ justification کریں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ سوال کے پارٹ بی اور سی کا ابھی جواب نہیں آیا ہے ۔ فنڈز کی allocation and distribution یہاں سے ہوئی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اطلاعات جو ہیں Provincial Government سے مانگی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کا جو تینتیس فیصد جواب آیا ہےوہ آپ کے سامنے ہے۔ باقی چھیاسٹھ فیصد تو جواب ہی نہیں ہے ۔ تو مہربانی کرکے اس کو ڈیفر کریں تاکہ شہاب الدین صاحب بھی اس کی پوری سٹڈی کریں ۔ چونکہ فنانس میں وہ بجٹ کی تیاری میں مصروف رہے ہیں۔ اس لئے ہائی ویز کے متعلق شاید وہ صحیح بریف نہیں لے سکے ہیں؛

جناب ڈپٹی چیئرمین۔سوال میں تو پارٹ ۲ نہیں ہے ۔

سید محمد فضل آغا ۔ ہے جی ۔ دیکھ لیں Part-ii, IDA Loan and Part-iii Loan اور نیچے آپ نے لکھا ہے کہ -----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔آپ جواب پڑھ رہے ہیں ناں ۔؟

سید محمد فضل آغا۔تو جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ابھی یہ اطلاعات نہیں ہیں ۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں ناں جی ۔ جواب نہیں آیا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔آپ جواب کی بات کررہے ہیں۔ جی جناب مخدوم صاحب۔

مخدوم شہاب الدین ۔ نہیں جی ڈیفر نہیں ہو سکتا ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔جناب چیئرمین ، میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب اس کو explain نہیں کرپائے ہیں ۔ دیکھیں یہاں پر تین قسم کے loans ہیں ۔ ایک جو ہے Asian Development Bank کا ہے ۔ دوسرا جو ہے International Development Agencies کا ہے یہ تین حصوں میں ہے دو ADB کے ہیں اس میں سے ایک کا amount دیاہوا ہے اور اس کا Province- wise break up دیا ہوا ہے اسی طرح نمبر ۲ نمبر ۳ کا جو loan ہے ان دونوں کے break up نہیں ہیں province- wise ، پہلے والے نے تو ہمیں ذرا دیا جی ۔ کہ اگر یہ حال رہا تو پھر infra-structure بلوچستان میں بننا ممکن ہی نہیں ہے ۔اس لئے میں سمجھتا

ہوں کہ یہ incomplete answer ہے اس کو defer کیا جائے اور جب تک complete جواب نہ آئے اس وقت تک اس کو نہ لیا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ گچکی صاحب کی بات صحیح ہے یہاں لکھا ہوا ہے

Amounts disbursed in respect of 2 and 3 are being ascertained fromtheprovinces.

جو جواب کی آخری لائن ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب ہوتی صاحب۔

جناب اعظم ہوتی۔جناب والا ایشین اور ورلڈ بینک کے فنڈز تھے یہ جی ٹی روڈ کی rehabilitation کے لئے تھے۔ اور او ایس ایف کے جو فنڈز تھے وہ Japanese Indus High way کے لئے تھے وہ ۲۰۰۰ کی بنیاد پر تھے اور اسی وجہ سے بلوچستان رہ گیا تھاکیونکہ نہ M-5 بلوچستان سے گزرتا ہے اور نہ Indus Highway لہذا بلوچستان کی کمی پوری کرنے کے لئے پچھلی حکومت نے نیشنل ہائی وے کونسل کے ذریعے and M 40, M 70 and 35 جس کا ذکر کر رہے ہیں آغا صاحب ' اور مکران کوسٹل اور رتوڈیرو کے لئے ۳۶ بلین کا ایک پروگرام بنا یا تھا جو 1977سے staggered تھا جس کو وزیر صاحب فضول خرچی کہتے ہیں تو اسی وجہ سے تھا کہ ان loansمیں چونکہ Indus highway and G.T.Road نہیں آتی تھی اس لئے بلوچستان کے لئے ایک exclusive packageدیا گیا تھا۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ بلوچستان کے لئے جو projects approved تھے وہ roll back ہو گئے ہیں یا ابھی تک ہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب مخدوم صاحب۔

Makhdoom Shahabuddin: Sir, I don't think programmes have been rolled back. This is absolutely a different question.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔میں ایسے کرتا ہوں جی چونکہ یہ بہت اہم قسم کاسوال ہے اس کو defer کرتے ہیں اگلا سوال جی۔چوہدری محمدانور بھنڈر جی۔۱۷۳جی۔

173. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether the Council of Common Interests has made its rules of procedure, if so, its details; and

(b) whether the Majilis-e-Shoora has passed laws for the Council in terms of Article 154(3) of the Constitution, if not, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes. Copy enclosed.

(b) Not yet. Article 154(3) of the Constitution provides that until Majlis-e-Shoora (Parliament) makes provision by law in this behalf, the Council may make its rules of procedure.

Mr.Deputy Chairman: Any supplementary.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا ۔ میں نے یہ دریافت کیا تھا ۔اس سوال میں کہ Council of Common Interests کے rules of procedure جو ۱۹۷۳ کا آئین بننے کے بعد آج ۲۱ سال تک کسی گورنمنٹ نے نہیں بنانے ۔اس کی کیا وجہ ہے کہ کوئی قانون نہیں بنایا اور گورنمنٹ اس سلسلے میں قانون بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک بنائیں گے؛

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب سید اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, the basic contention is not in accordance with the Constitution. It was not mandatory to make those rules. It is optional and discretionary and the rules have been made through a Presidential Order which enjoys as much sanctity under the Constitution as ordinary statute. So, the basic contention is totally misconceived.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ Supplementary, Sir. میں فاضل وزیر کی توجہ Article 154 Sub Article (3) کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ پڑھ بھی دوں گا۔

"Until Majlis-e-Shoora (Parliament) makes provisions by law in this behalf the Council may make its rules of procedure."

یہ ٹھیک ہے کہ اس میں may ہے لیکن اس کی intention جناب والا صرف یہی ہے کہ پارلیمنٹ قانون بنانے وگرنہ یہ حق ہی نہ ہوتی اور یہ ہوتا کہ Presidential Order سے یہ Rules of Procedure بن جائیں۔ کیا یہ درست ہے؟

Syed Iqbal Haider: Sir, the honourable Member has only supported my point of view and his contention has been disproved by his own reliance on Article 154 Sub-article (3) that "Until the Parlaiment legislates" it was never intended to be a mandatory provision; right from the reading, simple reading of the Article will disclose that it was a discretionary provision and until the Parliament enacts the Council can make its rules.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, it is not by a private Member, it is by the Government. Parliament has to act through the Government.

Syed Iqbal Haider: Of course.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! ذرا آپ الفاظ سنیں۔

"..... until Majlis-e-Shoora (Parliament) makes provisions by law in this behalf the Council may make its rules of procedure".

کونسل اپنے رولز جب تک کہ قانون نہ بناؤ۔ اصل بنیاد جو ہے وہ قانون ہے۔ کونسل آف انٹرسٹ کے لئے قانون بنانا ہے پارلیمنٹ نے۔ اس کو آپ avoid کرکے secondary چیز کو یہاں لا کرآپ فرماتے ہیں۔ ایک تو بڑا افسوس ہے اس پر۔ دوسرا میں پوچھوں گا کہ یہ رولز آپ نے کس سن میں کس تاریخ کو بنائے۔ جو رولز یہاں بنے ہیں اور آپ کے خیال میں یہ آئین کے مطابق ہیں اس کی تاریخ آپ ذرا بتائیں؟

سید اقبال حیدر۔ بالکل بتاؤں گا۔ آپ کو تاریخ ابھی فوراً مل جاتی ہے۔ ۱۴-۲-۱۹۹۱۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ کیا تاریخ؟

Syed Iqbal Haider: 14-02-1991.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ کیا جناب والا اس سے پہلے بغیر رولز آف پروسیجر کے کام چلتا رہا۔

Syed Iqbal Haider: They are the latest rules which were made and there were other rules. The latest rules which have been made---

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس سے پہلے کونسے رولز تھے۔

Syed Iqbal Haider: There were other rules also but the latest rules which have been made---

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ پہلے رولز بتا دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ غالباً اس سوال کے جواب کے لئے میں گذارش کروں گا کہ آپ نے شاید دیکھا نہیں ہے---

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ جناب والا! انہوں نے پڑھا ہی نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میں نے اچھی طرح سے پڑھا ہے اور تمام جواب میں دے رہا ہوں لیکن میں کیا کروں کہ میں وہ الفاظ نہیں ادا کر سکتا جس کے وہ خواہش مند ہیں۔ میرے منہ میں اپنے الفاظ ڈالنے کے لئے معزز ممبر کیوں بضد ہیں۔ میں نے انہیں صاف جواب دیا ہے آئین کا provision اتنا صاف اور واضح ہے کہ اس میں دو رائے نہیں ہو سکتیں کہ جب تک پارلیمنٹ قانون سازی نہیں کرے Council may make its own rules۔ اس میں کوئی ابہام یا کوئی بحث کا تو موقع ہی نہیں ہے اور وہ رولز بنے ہوئے ہیں اور اس کے مطابق کونسل اپنی کارکردگی کر رہی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سر ان رولز کی موجودگی میں حکومت کوئی قانون نہیں بنانا چاہتی۔ یہ فرما دیں کہ قانون کی ضرورت نہیں ہے اور ہم نہیں قانون لائیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ جب حکومت محسوس کرے گی کہ ایسے قوانین کی ضرورت ہے اور رولز ناکافی ہیں۔ جب بنے ہوئے رولز اگر ناکافی ثابت ہوں گے یا ان میں کوئی دقت پیش آنے

کی یا اس میں کوئی difficulties آئیں گی تو ہم ضرور قانون سازی کریں گے۔ قانون سازی تو ہمارا کام ہے لیکن یہی تو قانون سازی کا فریضہ ہے جس کی اہمیت میں ہر روز جاتا ہوں اور پچھلے ہفتے میرے بہت سے ساتھیوں نے اس کی قانون سازی کی اہمیت کو اتنا appreciate نہیں کیا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! جمہوری قانون وہ نہیں بنائیں گے لوگوں کے حقوق والے۔ آمریت کے اور ملٹری کے قانون بنائیں گے۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: No cross talk please.

ڈاکٹر عبدالحئی۔ جناب میں یہ گزارش کروں گا کہ مستقبل قریب میں اس کا کوئی اجلاس بلانے کا پروگرام ہے۔

سید اقبال حیدر۔ مختلف صوبوں سے کسی مسئلے پر انہوں نے خطوط لکھے یا انہوں نے زور دیا تو اجلاس ضرور بلایا جا سکتا ہے۔ لیکن جب اس کی ضرورت ہو گی تو بلا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ جناب یہ وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ معین قریشی کی کیئر ٹیکر گورنمنٹ کے وقت میں نام نہاد کونسل آف کامن انٹرسٹ کا اجلاس بلایا گیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ واپڈا تھرمل بجلی کو پرائیویٹائیز کیا جائے گا۔ حالانکہ کیئر ٹیکر وزیر اعظم اور کیئر ٹیکر وزرائے اعلیٰ کو کوئی اختیار آئین کے تحت حاصل نہیں ہے کہ وہ پالیسی میٹر کے متعلق فیصلہ کر سکیں۔ تو اس فیصلے پر نظر ثانی کے لئے دوبارہ کونسل آف کامن انٹرسٹ کا کوئی اجلاس بلایا جا رہا ہے یا نہیں تاکہ اس فیصلے پر نظر ثانی کی جا سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب اس کا تعلق اس سے نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔جناب ایک تصحیح کرنی ضروری ہے۔ چونکہ ہمارا ایوان بہت معزز ہے اس لئے ہمیں اخلاقیات کے مطابق چلنا چاہئے۔ کونسل آف کامن انٹرسٹ جس کا اجلاس گزشتہ سال بلایا گیا تھا وہ کوئی نام نہاد کونسل نہیں تھی وہ باقاعدہ آئین کے مطابق constituted تھی۔ میرے معزز رکن ایسے الفاظ سے اجتناب کریں تو بہتر ہے۔

جناب شہزاد گل۔ کیڈ لیکر گورنمنٹ میں کونسل آف کامن انٹریسٹ کا اجلاس نہیں ہو سکتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کوئی اور سوال نہیں ہو سکتا۔ سوال نمبر ۱۹۴۔

194 *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister Incharge of the Cabinet Divison be pleased to state total number of encroachments removed demolished by Capital Development Authority since October, 1993, sector-wise, in the residential as well as commercial areas?

Syed Iqbal Haider: 446. Sector-wise details annexed.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I think, the time is over.

Mr. Deputy Chairman: One minute is left, please.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, it is good that the Goverment has started a campaign for the demolition of the encroachments. Sir, may I know when the encroachments are going to be demolished in the Cantonment Areas which also are under the control of the Federal Government, particularly, Noshera Cantt. which is within the constituency of the honourable Minister for Interior?

Mr. Deputy Chairman: But the question pertains to Islamabad.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, I am asking a question from the Federal Government because the Cantonments are very much under the control of the Federal Government. So, I am asking when the Government is going to undertake a campaign for the demolition of encroachments in the Cantonment Areas?

Mr. Deputy Chairman: There are so many cities in Pakistan where the Cantonment Areas exist.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, I am not asking about cities. I am asking about Cantonments.

جناب ڈپٹی چیئرمین - ہاں جی جو encroachments ہیں ان کو demolish کرنے کے بارے میں کیا پالیسی ہے؟

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: I think it is upto the Cantonment Board itself, they take a decision in the Board and then they can go ahead and do so. Probably, his shop may also be part of it.

195. ***Chaudhry Shujat Hussain:** Will the Minister for Commerce be pleased to refer to Senate Starred Question No. 11 replied on 2nd May, 1994, and state the time by which requisite information will be laid on the table of the House?

Ch. Ahmad Mukhtar: The requisite information is annexed.

Government of Pakistan

MINISTRY OF COMMERCE

SUBJECT: STARRED SENATE QUESTION NO.195 MOVED BY CHAUDHRY SHUJAT HUSSAIN, SENATOR.

The information provided by Customs Authorities regarding value and quantity of consignment of used pneumatic retreaded tyres cleared by them during the period 17-10-1993 to 27-2-1994 has already been supplied alongwith the reply to Senate Question No. 11. In addition to above imports, the bank had opened Letters of Credit for the import of used pneumatic retreaded tyres details of which are given below. It may be pointed out that all LCs were opened during

the period when the import of used pneumatic retreaded tyres was permissible

196. ***Chaudhry Shujat Hussain:** Will the Minister for Commerce be pleased to state the dates on which ECC allowed the import and later banned the import of retreated tyres into Pakistan?

Ch. Ahmad Mukhtar: In pursuance of decisions of the ECC of the Cabinet, import of retreated tyres was allowed on 17-10-1993 and again banned on 28-2-1994

197. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:-

(a) the measures adopted by the Government to control population growth in the country and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Governemnt to follow the policy adopted by the Governments of Bangladesh and Iran to check the poopulation growth in those countries?

Mr. J. Salik: (a) The government has adopted a number of measures to check the population growth rate. These include open and firm political support for the population welfare programme; intensification of motivtional campaign; expansion of service delivery network with particular emphasis on rural areas through 12,000 village based family planning workers and 33,000 village health workers of the Ministry of Health; increasing involvement of the NGOs and private sector; utilizing all health outlets of public sector for provision of family planning services; and by reinforcing monitoring system of the programme at the federal level and in the Provinces.

(b) The family planning programme in Bangladesh and Iran is community-oriented with large workforce at the grassroot level. The programme in Pakistan is also pursuing this policy in the Eighth Plan by associating 12,000 village-based family planning workers of the Ministry of Population Welfare and 33 000 village health workers of Ministry of health to introduce and strengthen the provision of services at community level, particularly in the villages.

198. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that WAPDA bounds are carrying comparatively high rate of mark-up viz.19%; and

(b) whether formal approval was obtained from the Federal governemnt before launching these bonds?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Yes

(b) Yes.

199. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Secretariat Allowance is being merged into pay of government employees?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Secretariat Allowance has been abolished with effect from 1-6-1994. In the case of those drawing the Sectt. Allowance actually on 31-5-1994 it has been converted into Personal Allowance. However, such Personal Allowance in case of Government employees in BPS 17-22 shall be reduced by the amount of annual increments, by which the Government employee's pay may be increased after 1-6-1994 and shall cease as soon as his pay in increased by an amount equal to or more than his Personal

Allowance. Those in BPS-1-16 have been exempted from this adjustment to the extent that their Personal Allowance will not be reduced/adjusted.

200. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the details of appointments/transfers made of the employees of rank of Vice President and above in various nationalized Banks and D.F.Is since 1st December, 1993?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The requisite information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

201. Mr. M. Zafar: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the names and designation of the officials working in the HPFC Zonal Office, Lahore, for the last more than three years with reasons of over stay at one station separately in each case?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The required information is volummous. It will be placed on the table of the House as soon as collectd.

202. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that a Protocol of Interntions regarding Mirani Dam Project was dinged between Pakistan and the then USSR Trade Representatives on 24-2-1990; if so, the progress made on the said project so far?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Yes. The Protocol of Intentions for Construction of Mirani Dam Project by Soviet and Pakistani Organizations was singed on 24-2-1990. However, it was conditional to approval of cost of the Project by Government of Pakistan.

203. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be please d to state the budget allocation for the maintenance of Parliament House, Islamabad, for the last three years with year-wise break-up?

Syed Iqbal Haider: Government provided the following budgetary allocation for the maintenance of the Parliament House during the last three years.

(Rs.in Million)

1991-92	1992-93	1993-94
11.475	16.000	16.800

204. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the date on which the Mirani Dam Project was approved by ECNEC and the reasons for the delay caused in the finalization of the Project?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Mirani Dam Project has so far not been approved by the ECNEC. The project was considered by the CDWP in its meeting held on 22-3-1994 and by the ECNEC in its meeting held on May 28, 1994. ECNEC took the following Decision:-

> "The Executive Committee of the National Economic Council (ECNEC) deferred consideration of the project" to its next meeting and decided that in the meantime Deputy Chairman, Planning Commission should hold a meeting to discuss issues involved in the project".

205. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether any Act

of the Majlis-e-Shoora (Parliament) has been enacted regarding functions and powers of the Auditor-General in terms of Article 169 of the constitution, if not, under what authority the functions and powers are being exercised by the Auditor-General?

Makhdoom Shahab-ud-Din: No, the functions and powers of the Auditor-General are exercised through President's Order No.21 - The Pakistan (Audit and Accounts) Order, 1973, as is provided under Article 169 of the Constitution.

206. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be please to state:

(a) whether the terms and conditions of service including the terms of office of the Auditor-General have been determined by any Act of the Majlis-e-Shoora (Parliament), if so, the names of the said Act; and

(b) if no such Act has been enacted, its reasons and the authority under which the terms and conditions of service of the Auditor General are being regulated?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) No.

(b) The terms and conditions of the Auditor-General are determined by "The Pakistan (Audit and Accounts) Order, 1973 - President's Order No.21 of 1973, as has been provided under Article 168(3) of the Constitution.

207. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be please to state:

(a) the date on which the National Finance Commission made the

last recommendations to the President in terms of Article 160 (2) of the Constitution; and

(b) whether these recommendations were laid before both Houses, if so, when if not, its reasons?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) The National Finance Commission made unanimous recommentations for Award on 9-4-1991 and in order to give effect to the recommendations of the Commission in pursuance of clause 4 of Article 160 of the Constitution the same were submitted to the President on 15-4-1991 through Prime Minister.

(b) Yes, under clause (5) of Article 160 of the Constitution, the recommendations together with explanatory memorandum as to action taken thereon were laid before both the Houses i.e. Senate on 15-7-1991 and National on 16-10-1991.

208. **Mr. Sartaj Aziz:** Will the Minister Incharge of the cabinet Division be pleased to state the names of persons who enjoy the rank and status of Federal Ministers and Ministers of State including Advisor, Special Assistants and Chairman of various Committees?

Syed Iqbal Haider: List of persons having the rank and status of the Federal Minister or a Minister of STate is annexed.

Annex.

The following persons are holding the status of a Federal Minister, Minister of State:-

S. No.	Name	Designation	Status
(1)	Mr. V.A. Jafery.	Adviser to the Prime Minister for Finance and Economic Affairs.	Federal Minister
(2)	Qazi Muhammad Jamil.	Attorney General of Pakistan.	Federal Minister
(3)	Mr. Mahmud Ali.	Without Portfolio.	Federal Minister
(4)	Dr. M. A. Kazi.	Chairman, Executive Committee Organisation of the Islamic Conference on Scientific and Technological Cooperation (COMSTECH).	Federal Minister
(5)	Syed Ijlal Haider Zaidi.	Chairman, Policy Coordination Committee.	Federal Minister
(6)	Sardar Fateh Muhammad M. Hasni.	Chairman, Evacuee Trust Property Board.	Federal Minister
(7)	Mr. Iqbal Ahmad Khan.	Chairman, Council of Islamic Ideology.	Federal Minister
(8)	Mian Habibullah.	Chairman, Export Promotion Bureau.	Minister of State
(9)	Mr. Naveed Malik.	Deputy Chairman, Policy Co-ordination Committee.	Minister of State
(10)	Mr. Fakhar-Uz-Zaman.	Chairman, Pakistan Academy of Letters.	Minister of State

2. The following persons have been given the privileges of a Minister of State:-

No.	Name	Designation
1	Mrs. Shahnaz Wazir Ali	Special Assistant to the Prime Minister for Social Sector.
2.	Mr. Shahid Hasan Khan	Special Assistant to the Prime Minister for Economic Sector.
3.	Mr. Safdar Abbas Zaidi	Chairman Chief Executive of Board of Investment.
4.	Syed Naveed Qamar	Chairman, Privatization Commission.

209. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the number of cases of corruption/ misappropriation detected against the Second Secretary Admn. IV, CBR and the action taken against him so far; the date of his appointment in CBR?

Makhdoom Sahabuddin: No case of corruption/misappropriation has been detected against the Second Secretary (Admn. IV), CBR since his posting in CBR w.e.f. 12-4-1989.

210. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the number of official vehicles under the use of Second Secretary Admn. 4, CBR, indicating also whether he is entitled to use these vehicles, if not, the action taken against him?

Makhdoom Shahabuddin: No official vehicle is under the private use of Second Secretary (Admn-IV) CBR. He is entitled to use the

official vehicle for official duty only.

211. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number and names of the Section Officers posted in CBR as Second Secretary serving there for five or more years; and

(b) the reasons for retaining these persons for such a long period indicating also the normal period for which they can be retained on the same post?

Makhdoom Shahabuddin: (a) The number and names of Section Officers posted in CBR as Second Secretary serving for 5 years or more are given at Annex-A

(b) The posting transfer of the Section Officers comes under the perview of the Establishment Divison. Normal period for posting is 3 to 5 years.

Annex-A

NAME OF SECTION OFFICERS POSTED AS SECOND SECRETARIES IN THE CENTRAL BOARD OF REVENUE FOR MORE THAN 5 YEARS

S No.	Name of Officer	Date of Posting in CBR
01.	Mr.Mohammad Akram	12-04-1989

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

27. **Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Communications be pleased to state the particulars of those sea-men who have been accused by the Government Shipping Office of getting amount from their employers beyond

their entitlements including following information:-

(i) the amount of money taken away, procedure adopted and site of incidents;

(ii) the action taken by the Government Shiping Office; and

(iii) the reasons for not lodging FIR against such malpractice?

Minister for Communications: Information is being collected and will be placed on the table of the house as soon as possible.

28. **Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Communications be please to state:

(a) the names of the Shipping Masters punished during the last ten years with reasons in each case and the rules under which they were penalized; and

(b) whether an employer/ship-owner can be penalized in place of the Shiping Master under the Merchant Shipping Act?

Minister for Communications: (a) No Shipping Master has been punished.

(b) No.

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین: Thank you very much - وقفہ سوالات ختم ہو گیا- چھٹی کی درخواستیں ہیں-

جناب سیف اللہ خان پراچہ سرکاری وفد کے ہمراہ جنوبی افریقہ جا رہے ہیں - اس لئے انہوں نے مورخہ ۲۴ جولائی تا حالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد ملک سے باہر جا رہے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے مورخہ ۳۱ جولائی سے ۲ / ۱ اگست تک کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ، کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چوہدری احمد مختار سرکاری وفد لے کر جنوبی افریقہ جا رہے ہیں ۔ اسلئے مورخہ یکم اگست سے وطن واپسی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔

(اس موقع پر جناب چئیرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین۔ پروفیسرخورشید صاحب اور چوہدری احمد مختار صاحب کی چھٹی کی درخواستیں ہو گئی ہیں۔ ٹھیک ہے جی۔ اگلی ہے جی پریولیج موشن نمبر ۳۰۔جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ جناب چیئرمین تحریک استحقاق اور تحریک التوا کے ذریعے کئی بار یہ سوال اٹھایا گیا ہے ' یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے کہ سینٹرز کو ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز نہیں دئے جا رہے ہیں ۔ جناب والا! لاءمنسٹر صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پر کئی بار یقین دہانی کرائی ہے کہ ترقیاتی فنڈز کے سلسلے میں کسی بھی ممبر کے ساتھ امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائے گا اور اخبارات میں بھی یہ خبر چھپی ہے کہ کراچی میں کابینہ کے اجلاس میں یہ فیصلہ حکومت نے کیا ہے کہ سرکاری ممبران کو ایک کروڑ روپے اور اپوزیشن کے ممبران کو پچاس لاکھ روپے دینے جائیں گے ۔ پہلی قسط میں سب کو پچاس لاکھ اور بعد میں حکمران پارٹی کے ممبران کو مزید پچاس لاکھ دینے جائیں گے ۔ اور لاءمنسٹر صاحب نے بھی اس ایوان میں آپ کی موجودگی میں کئی بار ۵۰ لاکھ روپے کی یقین دہانی کرائی ہے کیونکہ یہ مسئلہ بار بار اجلاس میں اٹھا ہے۔ لیکن پرسوں جمعرات کے دن مجھے یہ خط سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی جانب سے موصول ہوا ۔ اس میں تحریر ہے' "مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ آپ پچیس لاکھ روپے کی سکیمیں اکتیس اگست تک داخل کریں" ۔ میرے خیال میں اس قسم کا خط دیگر اپوزیشن کے ممبران صاحبان کو بھی بھیجا گیا ہوگا ۹۵-۱۹۹۴ء کیلئے ہے۔ اب محترم وزیر صاحب Floor of the House. پر یقین دہانی کراتے ہیں کہ پچاس لاکھ روپے دینے جائیں گے۔ اخبارات میں آتا ہے کہ پچاس لاکھ روپے دینے جائیں گے اور سیکرٹری

صاحب خط بھیجتے ہیں کہ پچیس لاکھ روپے کی سکیمیں بھیجو ۔ یہ دوعملی سمجھ میں نہیں آتی ۔ منسٹر صاحب ایک بات کی یقین دہانی کراتے ہیں ، محکمہ جو ہے وہ دوسری قسم کی ہدایات جاری کرتا ہے ۔ یہ کیا ہے؟ یعنی اس بات کی وضاحت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ۔ بات سمجھ آ گئی ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب would you like to respond to it ٹھیک ہے۔ پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو جائے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ۔ ایک خط اور آ رہا ہے یہ خط بھی cancel ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب Do you want to respond to this?

سید اقبال حیدر ۔ میں گزارش کروں گا کہ معزز ممبر اگر مجھے اس خط کی کاپی دے دیں ۔ اس کا مجھے قطعاً کوئی علم نہیں ہے میں اس کے بارے میں تحقیق کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ ذرا پتہ کریں جی ۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کو یہ چٹھی آئی ہے ۔ مجھے بھی آئی ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ مجھے تو پچیس لاکھ کی بھی چٹھی نہیں آئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کو نہیں آئی ہے ؟ بہرحال پتہ کریں کہ کیا ہے۔

جناب شہزاد گل ۔ آپ بتائیں کہ ہم پچیس لاکھ کے ساتھ کیا کریں گے؟ پھر یہ بھی آپ لے لیں اپنوں میں تقسیم کر دیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ نہیں سعید قادر صاحب کو اگر کبھی موقع ملے گا تو وہ یہ بھی لے لیں گے۔ پرائیویٹائزیشن پر انہوں نے سب کچھ لے لیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو بہرحال یہ بھی پتہ کریں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ Sir جو advertisement ہوا ہے۔ یہ ان کا قومی اسمبلی

کے ممبران کیلئے بیس فیصد services کا کوٹہ دیا گیا ہے۔ آج تمام ممبران کو یہ اطلاع دی گئی ہے لیکن سینٹ کیلئے یہ نہیں ہے۔ اب یہ پوچھیں گے وزیر صاحب سے کہ یہ امتیاز ' فرق' کیوں ہے؟ سینٹ units federating کی نمائندگی کر رہا ہے۔ آج ہمیں معلوم ہوا ہے آپ پہلے نہیں سن رہے تھے۔ ابھی advertisement ہوئی ہے ان میں ممبران قومی اسمبلی کو بیس فیصد services میں کوٹہ دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ منسٹر صاحبان کہہ رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کیوں جی؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ مجھے source سے معلوم ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی اقبال حیدر صاحب ایسا ہے ؟

سید اقبال حیدر ۔ خدا کرے کہ ایسا سچ ہو ۔ ابھی تک تو ہمیں ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ کسی کو نوکریوں کے کوٹے ملے ہیں ۔ بلکہ ہمارے تو بہت ------

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ بھی تحقیق کر لیں اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر ۔ میں تحقیقات کروں گا جناب ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں جی کہ میں پتہ کرکے پھر بتاؤں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ پالیسی statement دے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ پتہ کرکے بتائیں گے ۔ فوری طور پر انہیں کچھ اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں پتہ کرکے بتاؤں گا۔

حافظ حسین احمد ۔ چیئرمین صاحب ان وزراء سے پوچھیں جو قومی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ یہ بے چارہ تو ہماری طرح کا سینیٹر ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ Minister for Interior بھی کہہ رہے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر ۔ معلومات حاصل کرکے بتا سکوں گا۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال پتہ کرکے بتا دیں۔ Let us see جی جناب Now we come to privilege motion No.13 جناب سرتاج عزیز صاحب ۔

PRIVILEGE MOTIONS

حافظ حسین احمد - جناب چیرمین، میرا بیس نمبر ہے -

جناب چیرمین - بیس نمبر اس کے بعد آ رہا ہے - یہ privilege motion ۱۲ نمبر ہے - جی جناب -

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I had introduced this privilege motion three days ago but at that time the Law Minister pointed out that the Interior Minister was not present so the motion should be taken up when he is present. So, with your permission, I will read the privilege motion again and then make a brief statement. On 26 June 1994, Senator Shafqat Mehmood released to the press, on behalf of the Government some extracts from the files of the Ministry of Finance and said that a Relief package for Mehran Bank was approved in June 1993 by Mr. Sartaj Aziz after the Nawaz Government was restored by the Supreme Court. He also levelled baseless allegations against me by saying: "Sartaj Aziz should tell the people what he got from Younas Habib for favouring the Bank despite knowing that he was a crook"

The same extracts from the files were placed on record in the National Assembly by the Interior Minister on the same day. I would also like to point out that after I submitted this privilege motion, the Interior Minsiter circulated to the press a document relating to Mehran Bank in which levelled move specific chrges are that Iread that extract from the document on page 39.

"جب یونس حبیب کی آہ و پکار زیادہ ہو گئی تو یہی وہ وقت تھا جب یونس حبیب نے نواز شریف اور شہباز شریف سے ڈوبتے ہوئے مہران بنک کے لئے سہارا مانگا اور انہوں نے یونس حبیب کے احسانوں کا بدلہ اپنے فنانس منسٹر کے ذریعہ اتارا لہذا نواز شریف کے فنانس منسٹر جناب سرتاج عزیز نے اپنے دست مبارک سے یونس حبیب کو relief package دیا۔ منسٹر صاحب کے ذاتیقی نوٹ

کی کاپی منسلک ہے۔ کاش آپ اس حقیقت کو بھی جھٹلا سکتے "۔

Now the question is the paragraph which has been circulated along with the note, of course, they are not complete but even from the incomplete record that has been circulated, it is very clear that I did not provide any relief package to Mehran Bank and I will just draw your attention to the few paragraphs that were in the document already circulated. It says that Mehran Bank and the State Bank of Pakistan have imposed certain restrictions due to liquidity problem, had requested that penalty imposed on it which is approximately Rs. 150 million, actually, by then it was Rs. 170 million, may be refunded against which there be Government security....

جناب چیئرمین ۔ یہ کاغذات جو مجھے آپ نے دیئے ہیں وہ Interior Minister صاحب کو بھی دے دیئے ہیں؟

جناب سرتاج عزیز ۔ انہوں نے ہی circulate کئے تھے جی۔ یہی document انہوں نے اخبارات کو circulate کیا تھا اور نیشنل اسمبلی میں بھی یہ رکھا تھا یہ تین pages تھے اور اس میں اور سٹیٹ بینک کا جو پیرا ۳۲ ہے ---

State Bank's para 32,"in the meanwhile a, similar reference was received by the ex-Finance Minister from the Mehran Bank on which the Finance Minister made certain directions".

یہ اپریل کی بات ہے۔

"A letter was addressed to the State Bank of Pakistan suggesting for consideration of the proposal of Mehran Bank in the light of the recommendation of the ex-Chairman Pakistan Banking Council. They received 500 million limit of export and relief finance may be raised without the deposit of Government securities and State Bank may consider refund of penalty of 170 million already

imposed by the Bank and further the recovery due may be waived. State Bank has now given a detailed response to the suggestions listing the still performance of MBL and certain irregularities committed by it during the recent past, primafacie the status report shows very delinquent banking practices on the part of MBL".

یہ ہے اب Ministry کی recommendations ہیں کہ

"MBL is one of the eleven banks allowed to function in the private sector. Since its inception it has been a defaulter and maintaining credit default ratio inspite of the assurance given by the bank and provision of the action taken. They failed to meet the requirements of the State Bank. Refund of penality imposed and waiving off penalties which have not been recovered set a bad precedent for other banks. We may agree with the State Bank and State Bank may continue their efforts to issue instructions of and on so that it may improve its liquidity ratio. State Bank of Pakistan may advise the Mehran Bank accordingly. So this was the specific recommendation. Now Mr Chairman, to sum up these notes basically...

جناب چیئرمین- مہربانی کرکے میرا خیال ہے کہ اس طرف سے تھوڑا سا شور آ رہا ہے ۔ذرا سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ so I will be grateful جی

Mr. Sartaj Aziz: Basically, the concessions which Mehran Bank was by threefold :-restoration of their export finance limit, refund penalties of Rs.17 crore imposed and recovered and waiver of Rs.7 crore of penalties which were imposed but not yet recovered. This package was recommended, of course, he has been asking it for the last several months but we have not acceded to it. This package, he re-submitted when the care taker government took over after

the 18th of April and the Chairman, Pakistan Banking Council, submitted a recommendation to the Finance Minister direct and this paragraph 31 says, that the Finance Ministry recorded certain direction that document was not circulated but I have seen it myself on which the Finance Minister had approved that package. But the Ministry of Finance instead of implementing that package referred it to the State Bank for comments; because a similar reference received earlier had been referred to them for comments. The comments of the State Bank were received when our government had already been restored on 26th of May. So on the 10th of June the Finance Ministry now says that the State Bank has not supported the recommendation of the Banking Council to provide that relief package to Mehran Bank. My note which has been circulated and so much has been made, para-37, the first paragraph says, the recommendation in para 35 is approved, that means the recommentation of the Finance Ministry, which is supporting the recommendation of the State Bank not to provide the relief package to Mehran Bank, was approved by me, thus effectively with-drawing the orders of the Care Taker Finance Minister of that time. However, there is one point in the State Bank's letter which the Finance Ministry has not pointed out and that was while they are not restoring the export finance we are not refunding the 17 crores in penalty imposed, but recovered. We are not waiving the 7 crores imposed, but not recovered. But we will defer the recovery of that 7 crore till their security position is better. This is the point which I am endorsing in my note. I did not issue any fresh order. However, we may also endorse the action of the State Bank mentioned in para 4, not to recover the penalty imposed during the transition period as the Bank is trying to improve equity. It means that, you can only call at the concession, but I gave the reasons why that

concession is justified That if the penalty was imposed because the liquidity ratio is bad, by recovering more penalty you make the liquidity worse. So while raising this different matter, you don't recover it at all. Deferring of recovery means that you recover it after liquidity in better. So I said and I did not issue that order. I said, the State Bank action " not to recover in the transition period while the recovery is being improved" is also endorsed. But the three main items of the package, which is restoration of the export finance limit, refund of 17 crore penalty recovered, waiver of 7 crores penalty imposed but not recovered, were not improved. In fact, those orders of the Caretaker Finance Minister was withdrawn. So obviously it is a mis-interpretation of these paragraphs because nobody has tried to link it to the earlier reference from The Banking Council, the orders of the Finance Minister, the State Bank letter only then one can understand about the clear meaning. So without circulating the full document, as I pointed out in my privilege motion, without trying to understand the purpose in circulating incomplete record and drawing totally wrong conclusion, the spokesman of the Government have damaged my reputation as a Senator and breached my privilege. I beg to move that this Privilege Motion, after being held to be in order should be referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges to enable it to examine all the records and determine as to who granted the relief package in question to Mehran Bank and when? I will only make one additional suggestion that this note on 17th of June you have before you, another application from Mehran Bank dated 6th July, a three week later, asking for the same package once again. It is a last item in this. They again requested that our exports fee finance limit should be restored, all penalty debts was so far 17.6 crores should be refunded. So they have received it back. They have not asked

for the same package once again and, therefore this is a fit case. Mr Chairman to be referred to the Privilege Committee so that they can examine all the documents and free me from this unwarranted charge that I gave any concession to Mehran Bank.

جناب چیئرمین۔جی جناب Minister صاحب۔

Lt.Gen.(R) Naseerullah Khan Babar: Sir there are two aspects, Mr. Chairman: one, I think, is only a sort of limited the issue, the other privilege motion clubbed to this was the grant of 1.2 crore of loan to one of the friends of his son Shahid and that is also what can go into privilege motion about Not both of them together. Then we will get the whole aspect because as to what the negotiations took place at what time? Who talked to whom and then a cheque of 10 lac in the name of Muhammad Ayub, a driver of the Senator, for the benefit of his son for no rhymeor reasons, coming from Mehran Bank. The Driver went there, the Manager refused to pay him that amount. Then he called his son, the son was very hard and rash to the Bank Manager. He told him that you will have to come here in person, identify yourself and the driver and only then the payment will be made and I have on record, which I can circulate, that his son went there, he not only signed the cheque.

جناب چیئرمین۔میرا خیال ہے وہ علیحدہ ہے۔

جنرل(ریٹائرڈ) نصیراللہ بابر۔نہیں جناب علیحدہ نہیں ہے۔یہ سب ایک ہی transaction ہے۔

otherwise I can even raise previous history before this House. How Soomro's son was kidnapped. What measures he took to recover that son. How did this fellow, Mr. Yunus Habib, become the President or Co-Chief Operating Officer of Mehran

Bank. All those issues are related to the Finance Minister. We can go into a lot of history and, if you remember, I request in private. But I would request the Senator not to press his privilege because a lot of things will come on record. Now this draft of 10 lac, can he explain this to his son? For no rhymeor reasons, that no account in Mehran Bank, a draft arrived in the name of his driver Muhammad Ayub. I don't think he can dispute that Muhammad Ayub is a driver and the driver went to collect that. Then there is a meeting also reportedly between these people, Yunus Habib and Shahid Aziz, in a house in Islamabad to which led to the payment of this 10 lac of rupees and this concession is after that event. For the benefit of the people, I can circulate all the papers now. Let them have a look at it.

Mr. Chairman: Why not let the Privileges Committee examine all this?

Lt.Gen.(Retd) Naseerullah Khan Babar: Sir, but the point is let him first dispute this 10 lac.

Mr. Sartaj Aziz: Why all this should go to the Privileges Committee because at no stage, first of all, although that Privilege Motion is not there. My son has nothing to do with that company which is being mentioned as Mani International. I have a written affidavit from the Head of that Company which say neither I nor my son anything to do. The names of their directors are here and it says totally false insinuations that have any. The more important question is, at no stage they ever discussed this loan which was actually sanctioned nine months ago.

جناب چیئرمین۔ ان کو بھی دے دیں ناں ایک کاپی۔

Mr. Sartaj Aziz: So, therefore, Mr. Chairman, I think, this is a very

fit case. Both these Privilege Motions should be referred to the Committee because Senate as a whole cannot examine all the records. And the basic point is, if he can prove, a single contact between me and Younas Habib on any of these issues then I will concede their point. The kind of contact that they had, of course, judicial Commission will examine that but he is trying to mix up these issues. The basic point is, did Finance Minister vide this note of 17th June, provide any package to Mehran Bank. Now it is by mixing up this whole things. If he has any other charges, they should bring them separately. But this issue, that I provided a relief package to Mehran Bank should be referred to the Privielges Committee where all these records can be examined.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Sir, it is only a question of language. He says, I agree to para 35 which is the remarks of the Joint Secretary but when he puts in, however, we may also refer to para 4 of the State Bank, then you have to read that. In that, there is a relief which has been granted.

Mr. Chairman: No, he is saying that according to him he says the relief I gave was ....

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: But the relief has been given.

Mr. Chairman: What he is saying that I agree with para 35 which said

کہ waive نہ کریں، refund نہ کریں' اور according to him. میں نے کہا کہ جو سات کروڑ
مزید penalty دینی ہے وہ ابھی نہ لی جائے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر ۔ وہ payments ان کو کبھی نہیں

ہوئیں۔ یہ payment کسی stage پر بھی نہیں ہوئی ان کو۔

That relief was granted, that was kept and deposited with the State Bank so as to defray any liability of the bank subsequently. So this was the only relief that comes in the terms of .....

Mr. Chairman: Since, these facts are good and let the Committee make the recommendations, and send to the House that this is our finding. On these, he says one thing, what is the interpretation? what is the fact? Let them investigate as a whole.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Good, I mean the point, I did not want to bring on this ....

Mr. Chairman: Give them the copy. I have the copy. These are documents because the Senator, you know the senator, he says .....

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Absolutely. That's why I mentioned to you ....

Mr. Chairman: So let this go to the Committee and let the committee make a report as to what the acutal facts are

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: OK, Sir.

Mr. Chairman: OK, so this is sent to the Committee. Next is Hafiz Hussain Ahmad Sahib, No. 20.

جناب حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب

میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم مسئلے کو فوری طور پر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ میں نے بحیثیت سینیٹر سن ۹۲-۱۹۹۲ء کے تعمیر وطن پروگرام میں ضلع خاران' بلوچستان میں ایک بورنگ برائے آبنوشی' موضع' منی مبلغ تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ اور موضع دمگ میں' ایک ہینڈ

پمپ مبلغ پچاس ہزار روپیہ اور گاؤں دست میں ایک ہینڈ پمپ کےلیے پچاس ہزار روپے کی اسکیموں لیے کی سفارش کی تھی۔ یہ رقم ریلیز ہوچکی ہے لیکن سالوں سے اس پر کام نہیں ہوا۔ جبکہ کچھ رقم ایک ٹھیکیدار کے حوالے بھی کی جاچکی ہے۔ جبکہ متعلقہ حکام اس مسئلے کو دبانے کی کوشش کررہے ہیں ۔ اس سے نہ صرف میرا بحثیت سینیٹر بلکہ اس معزز ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔جی اس کو کون ڈیل کرے گا؟ جی آپ ۔ جی اقبال حیدر صاحب

سید اقبال حیدر ۔ جناب والا! یہ ۔ تحریک استحقاق بنتی ہی نہیں ہے۔ اس قسم کی ایک اور تحریک بھی ہے ہم نے انکی دونوں اسکیموں کے لئے بلوچستان حکومت کو فنڈز ریلیز کر دیے ہیں انہوں نے خودنامزد کیاہے اسکیموں پر عمل جامع پہنانے کے لیے اور یہ خودتسلیم کرتے ہیں اپنی تحریک میں کہ ٹھیکیدار کو فنڈز ریلیز بھی ہوگئے ہیں لیکن وہاں پر جو کام ہے وہ نہیں کر رہا۔ تو Executing ایجنسی ان کی من پسند ہے۔ ہماری طرف سے فنڈز ریلیز ہوگئے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ یہ مسئلہ پہلے بھی ہے ناں' وہ کون ساہے؟

سید اقبال حیدر جی اس سے دوہفتے پہلے بھی آیا تھا۔

جناب چیئرمین ۔ تو پھر کیا کیا ہے اس کا؟

سید اقبال حیدر۔ اس کو بھی آپ نے ردکیا تھا کیونکہ اس پر عمل جامہ پہنانے کے لئے بلوچستان کی حکومت ذمہ دار ہے اور حکومت بلوچستان کو ہم نے خط لکھا ہے کہ جوبھی اس پر؟

جناب چیئرمین ۔ ذرا وہ دیکھیں کہ کیا کیا تھا اس پر ہم نےاسی قسم کاتھا ۔ غالباً آپ نے یہ کہا تھا کہ آپ ان سے ایک بار پوچھ لیں۔

سید اقبال حیدر ۔ کنسٹرکشن ورک جو ہوا ہےاس کے اوپر آپ‌ہمیں رپورٹ دیں۔ بلوچستان کی حکومت ذمہ دار ہے اس پر عمل جامہ پہنانے کے لئے۔اورویسے اس میں ہم نے حکومت بلوچستان کو خط لکھا ہے کہ ہمیں اس کاروائی کے بارے میں جو بھی-----

جناب چیئرمین۔ غالباً ہم نے یہ کہا تھا کہ آپ ان سے ایک دفعہ پوچھ لیں ۔

سید اقبال حیدر۔ construction work جو ہوا ہے اس کے اوپر آپ‌ہمیں رپورٹ دیں۔

Mr. Chairman: I think this is what we did. We requested you to write to them .....

سید اقبال حیدر۔ ابھی تک مجھے ان سے کوئی جواب نہیں ملا ہے جونہی جواب ملے گا میں معزز رکن کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب' یہ فرما رہے ہیں کہ ہماری کوئی غلطی نہیں ہم نے تو فنڈز release کر دیئے ہیں' بلوچستان گورنمنٹ کو چلے گئے ہیں' وہاں پر کوئی دقت آ رہی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب' یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے نامزد کیا ہے' ہم نامزد نہیں کرتے ۔ ہم تو صرف اپنی تجاویز دے دیتے ہیں ۔ اب یہ اپنا نیا پروگرام PWD کے ذریعے شروع کر رہے ہیں میرے خیال میں Pak PWD کے through وہ الگ بات ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ چیف سیکرٹری یہاں سے بھیجا جاتا ہے۔ ڈی ۔سی وغیرہ کی transfer مرکز سے کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین۔لیکن وزیر اعلیٰ وہاں کا ہوتا ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔ گورنر یہاں کا ہوتا ہے جناب' میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کی حکومت کہاں تک ہے؟ اس کی حدود کا تعین کیا جائے کہ فیض آباد سے لے کر روات تک ہے۔ اگر بلوچستان پاکستان میں شامل ہے اور یہ مرکزی وفاقی وزیر قانون ہیں ۔

جناب چیئرمین۔میرا خیال ہے آپ ہی کی موشن تھی اسی نوعیت کی ' اس پر ہم نے غالباً یہی کہا تھا کہ اقبال حیدر ان سے لکھ کر پوچھ لیں کہ کیا دقت ہےاور اس کے بعد پھر دیکھیں گے کہ بھئی...

حافظ حسین احمد ۔ میری جناب گزارش یہ ہے کہ اگر آپ پریویلیجز کمیٹی میں ان ڈی ۔ سی صاحب کو بلوالیں اور اس میں آپ ان سے پوچھیں ' یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔چلیں جواب مل جائے وہاں سے پھر دیکھتے ہیں اس مسئلے کو۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب' جب یہ کہتے ہیں کہ ہماری بات نہیں مانی جاتی اور وہاں ہماری حکومت ہی نہیں ہے' وہ بے بس ہیں وہاں پر ان کی نہیں چلتی ' تو پھر کس طرح سے---- یہ تو میں پارلیمنٹ

سے استدعا کروں گا کہ پارلیمنٹ کی جو استحقاق کمیٹی ہے' وہ ان لوگوں کو بتائے۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ چلیں پہلے دیکھ لیتے ہیں کیونکہ پچھلا موشن آپ ہی کا تھا' جعفر آباد کے بارے میں ۔ اس میں ہم نے یہی کیا تھا کہ ان سے request کی تھی کہ مہربانی کر کے پہلے پوچھ لیں کہ باوجود اس کے کہ رقم release ہو چکی ۔۔۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب اس کو دس دن ہو چکے ہیں ان کے پاس کوئی رپورٹ نہیں ہے۔ یہ ۹۲'۹۳ء کی بات ہے ۔ اب تو یہ ۱۹۹۴ء کی بات ہے۔

سید اقبال حیدر۔ یہ ماضی کی حکومتوں میں بڑی برائیاں تھیں۔

جناب چیئرمین ۔ تو میرا خیال ہے وہی کرتے جو پہلے موشن کے ساتھ کیا تھا۔ اقبال حیدر صاحب لکھ کر پوچھ لیں اور پھر اگر کوئی تسلی بخش جواب نہیں آتا تو پھر اس کو دیکھیں گے ۔

سید اقبال حیدر ۔ ہم نے یہاں آنے سے پہلے ہی بلوچستان کی حکومت کو خط لکھا ہے کہ ہمیں یہ پوری رپورٹ دیں کہ ان کی سکیموں پر کس حد تک کام ہوا ہے اور progress report کیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہوا ہی نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر ۔ نہیں یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ ٹھیکہ دار کو بھی فنڈز release ہو گئے ہیں ۔ معزز رکن نے کہا ہے کہ رقم ٹھیکے دار کے بھی حوالے کی جا چکی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ حافظ صاحب ' اس میں تو معلوم ہوتا ہے ٹھیکےدار نے پیسے لے کر کام نہیں کیا۔ اب کیوں رکا ہوا ہے ؟

حافظ حسین احمد ۔ یہی تو ان سے پوچھنا ہے اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں تحریک استحقاق کیوں دیتا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیکےدار سے پوچھیں یا حکومت سے پوچھیں؟

حافظ حسین احمد ۔ جناب حکومت نے ۔۔۔۔ پیسے کس نے دینے ہیں جی۔ ڈی۔ سی نے ان کو پیسے دے دیئے۔

سید اقبال حیدر ۔ ویسے تو ہر مسئلے کا ٹھیکہ حافظ صاحب لے لیتے ہیں لیکن اس مسئلے

کو بھی ذرا۔

جناب چیئرمین۔ تو اس کا ذرا پتہ کر لیں۔ پھر اس کی روشنی میں ہم مزید دیکھیں گے۔

حافظ حسین احمد۔ پھر اس کے تنے کیا ہو گا جی؟

جناب چیئرمین۔ اس کا یہ کر رہے ہیں کہ اقبال حیدر صاحب حکومت بلوچستان کو چٹھی لکھیں گے کہ سینٹر صاحب کی یہ شکایت ہے اس پر ہمیں بتائیں کہ ابھی تک کیا ہوا ہے فنڈز release ہوئے ہیں تو کام کیوں نہیں ہوا ہے؟

حافظ حسین احمد۔ اسے مشترکہ مفادات کونسل میں بھیج دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ ضرورت پڑے گی تو پھر ادھر بھی بھیج دیں گے۔ فی الحال اس کو یہیں پر چھوڑتے ہیں۔ جی جناب next سید اشتیاق اظہر صاحب۔ نمبر ۲۷۔

سید اشتیاق اظہر۔ سرکاری پالیسی کے تحت یہ طے تھا کہ ارکان پارلیمنٹ کو ممنوع بور کے اسلحہ کے لائسنس جاری کیے جائیں گے اور اس سلسلے میں بڑی حد تک اس پالیسی پر عمل درآمد بھی ہوا اس حقیقت کے پیش نظر میں نے بھی متعلقہ فارم پر کر کے ایک ڈی او لیٹر وزارت داخلہ کے سیکرٹری کو لکھا تھا جس کی باقاعدہ طور پر ایک ٹیلیفون ملاقات میں انہوں نے اعتراف بھی کیا اور یہ وعدہ فرمایا کہ ضرور لائسنس جاری کر دیا جائے گا لیکن ایک ہفتہ قبل جب میں نے ان سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وزیر اعظم پاکستان نے ارکان پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیے بغیر اس پالیسی پر عمل درآمد روک دیا ہے جس سے بطور رکن پارلیمنٹ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ براہ کرم میری یہ تحریک استحقاق سینٹ کے اجلاس میں پیش کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے تاکہ کمیٹی سیکرٹری داخلہ کو طلب کر کے حقائق کا جائزہ لے سکے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر داخلہ صاحب! Opposed مختصراً کچھ فرمائیں گے۔ ویسے آپ نے تفصیل سے کہہ تو دیا کہ کیا مسئلہ ہے۔ جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd)Naseerullah Khan Babar: Sir, the point is that after our last Government, it no more remained a right. Because what happened was that the total ban was imposed on the issue of the licences for prohibited bore

Mr. Chairman: when was total ban imposed?.

Maj. Gen (Retd.) NaseerullahKhan Babar: After 1990. when our Government has gone. on 6th August.

تو اس کے بعد نگران حکومت نے وہ سب لائسنس جو ہم نے جاری کئے تھے وہ cancel کروا دیئے اور ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ ہتھیار بھی deposit کرا دیں - یہاں تک ہوا کہ اس کے بعد ایک Gazette Notification ہوا جس میں یہ کہا گیا کہ

only M.N.As and M.P.As but not as a right, because, again the controlling authority was the Prime Minister. In addition to that what happened was that the two provinces, NWFP and Sindh agreed with our decisions of the High Courts whereas Punjab and Balochistan disagreed with the result that the then Federal Government went in appeal to the Supreme Court. The case is still in pendency with the Supreme Court.

جناب چیئرمین- ہائی کورٹ نے کیا فیصلہ دیا تھا۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر- پہلے پشاور ہائی کورٹ نے take up کیا.

They agreed with all policy that every citizen has the right to possess a weapon for self protection. and Sindh also did the same.

Mr. Chairman: There is no distinction between a Member of the Parliament and an ordinary citizen.

ہر ایک کو حق ہے -ہائی کورٹ نے فیصلے کے مطابق۔

Maj. Gen (Retd) Naseerullah Khan Babar: At the moment, there is none particularly, you know, it just say that they may be granted. But the sanctioning authority then is only the person of the Prime Minister.

جناب چیئرمین- نہیں- یہاں یہ فرما رہے ہیں کہ سرکاری پالیسی کے تحت یہ طے تھا

کہ ارکان پارلیمنٹ کو ممنوعہ بور کے اسلحہ کے لائسنس جاری کئے جائیں گے

you are saying there is no policy of that nature.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: It says, may be only, not as a right, because prohibited bore they did not want to issue.

جناب چیئرمین۔ اچھا جی ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جی حق کے طور پر نہیں ہے۔ آپ درخواست دیں۔ حکومت اس پر غور کرے گی۔ جس کو دینا مناسب سمجھیں گے دے دیں گے۔ جس کو نہیں ہے۔ نہیں دیں گے ۔ وہ فرما رہے ہیں کہ حق نہیں ہے۔ جس طرح آپ نے کہا کہ یہ حق کے طور پر دیا گیا تھا کہ ہر ممبر کو دیا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا right کوئی نہیں ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ یہ دوسرے نائق کراتے ہیں جی؛

جناب چیئرمین۔ جی اشتیاق صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔ وزیراعظم نے کیا جواب دیا ہے اس خط کے حوالے سے یہ تو may be granted ہے ناں۔ یہ فرمائیں کہ وزیراعظم نے اس خط کے جواب میں جو سکیریٹری کو لکھا گیا تھا اور اس کو persue بھی کیا گیا تھا اس کا کیا جواب آیا؟

جناب چیئرمین ۔ منسٹر صاحب ۔ اگر کوئی درخواست دیتا ہے تو at least we are told کہ آپ کا حق ہے یا نہیں ۔

Gen (Retd) Naseerullah Khan Babar: We do process it but it takes a long time because so many applications come even from the Parliamentarians that it takes time in the Secretariat. Any application that we get we process it.

جناب چیئرمین۔ تو ظاہر ہے ان کی بھی process کر لیں اور دیکھیں کہ پھر اس کا کیا جواب آتا ہے ۔

سید اشتیاق اظہر۔ جناب جولائی کو یہ خط گیا تھا۔ اب تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال اس کی جلدی processing کروا دیں تا کہ ان کو پتہ چل

جانے کہ کیا فیصلہ کیا گیا _Next Adjournment Motion No. 84 Tariq Chaudhry Sahib

جناب محمد طارق چوہدری۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ Daily Business Report فیصل آباد کے ایڈیٹر کو ایک مذہبی جماعت کی طرف سے دھمکی دی گئی ہے کہ اگر ان کی مرضی کے مطابق خبریں شائع نہ کی گئیں تو اخبار کی اشاعت اور ایڈیٹر کو جانی اور مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ طرز عمل اخبارات کی آزادی اور اظہار رائے کی آئینی حق تلفی کے مترادف ہے۔ اس اہم مسئلے کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب۔ opposed جی۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔Yes opposed ۔

جناب چیئرمین۔It is opposed جی مختصر فرمائیں جی یہ کس طرح تحریک التواء بنتی ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب چیئرمین! مختصر سا واقعہ تو یہ ہے کہ فیصل آباد میں دو مذہبی تنظیموں کے درمیان تصادم ہوا۔ اور ایک آدمی قتل ہو گیا اور دوسری جماعت نے دوسری پارٹی کے لوگوں کی دوکانوں کو آگ لگا دی۔ تو اس کے بعد ایک تنظیم مختلف اخبارات کے دفتر میں گئی اور اپنی طرف سے ایک خبر جاری کی۔ تو ظاہر ہے کہ اس طرح کی اشتعال انگیز صورت حال میں خبر جس طرح کی آئی ہوگی اس کا آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں تو ایڈیٹر نے یہ کہا کہ خبر آپ کی شائع ہو جائے گی مگر انہوں نے اصرار کیا کہ یہ خبر جس طرح جس شکل میں ہے اسی طرح آپ شائع کریں گے انہوں نے کہا اگر میں یہ خبر اسی طرح شائع کر دوں تو پورے شہر میں کل آگ لگی ہوئی ہوگی۔ تو ہماری بھی کچھ ذمہ داری بنتی ہے ملک کے امن و سلامتی کے حوالے سے۔ لہذا وہ چیزیں جو اس میں اشتعال انگیز ہیں ان کو نکال دیا جائے گا باقی آپ کی خبر چھپے گی۔ بہرحال انہوں نے یہ کہا کہ یہ خبر اسی طرح شائع کرنی ہوگی۔ اگلے دن انہوں نے خبر کو ذرا mild کیا اور شائع کر دیا اس کے بعد انہوں نے ایڈیٹر کو دھمکی دی کہ آپ نے ہماری خبر کو من و عن شائع نہیں کیا اور جو بھی غلیظ زبان استعمال کی جا سکتی ہے اور جس طرح بھی ہوتا ہے وہ سارا کچھ ان کے ساتھ ہوا بہرحال انہوں نے پولیس کو رپورٹ کر دی۔ تو پولیس نے کافی دن تو کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس کے بعد دھمکیوں کا سلسلہ نہ صرف بند نہ ہوا بلکہ پھر انہوں

نے رات کی تاریکی میں ان کے گھر پر حملہ کردیا اور پتھر پھینکے گئے، اینٹیں پھینکی گئیں ان کی گاڑی کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اور وہ تو خیر گھر کے اندر تھے اس لئے کسی طرح کا کوئی انسانی نقصان نہیں ہوا لیکن ان کی گاڑی کے شیشے توڑ دیئے گئے اور ان پر حملہ ہوا۔

جناب چیئرمین ۔ اس کی ایف، آئی آر ہوگئی ہے؟

جناب محمد طارق چوہدری۔ جی ہاں۔ اب گزارش یہ ہے کہ اخبارات کا مسئلہ بڑا عجیب و غریب ہے ایک تو یہ ہے کہ یہ اظہار رائے کی آزادی کا مسئلہ ہے اور یہ آئینی حق ہے اور اس آئینی حق کے راستے میں جو بھی رکاوٹ آتی ہے وہ براہ راست مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے اور اگر ہم اس ایشو کو زیر بحث لاتے ہیں تو متعدد چیزیں یہاں پر آئیں گی جس میں اشتہارات کی بندش کا مسئلہ بھی ہے، مختلف تنظیموں کی طرف سے threat کا مسئلہ بھی ہے، مذہبی تنظیموں کی طرف سے دھمکیوں کا مسئلہ بھی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا آزادی اظہار رائے کا اور اپنے لکھنے کا جو حق ہے اور اپنے اخبارات کی ایڈیٹوریل پالیسی خود تشکیل دینے کا جو حق ہے براہ راست آئین نے دیا ہے۔ اور یہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے تو اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اسے تفصیل سے زیر بحث لایا جائے۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اسے ایڈمٹ کر لیا جائے۔ اور میں منسٹر صاحب سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ براہ راست حکومت کے اوپر اس کا کوئی ایشو نہیں ہے۔ لہذا وہ اس کی اجازت دے کہ ایوان اس پر تفصیل سے بحث کرے لہذا اس کو ایڈمٹ کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جناب منسٹر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, on the 27th of June some individuals at about quarter past ten entered in the office of Mr. Abdul Rashid Ghazi, Editor daily Business Report Faisalabad. On the same day on his reporting a case - FIR No. 145 dated 27th June, 1994 under Section 506 PPC Police Station Rail Bazar was registered and during the investigation the complainent identified two persons initially - Muhammad Jamil Alwari and Allah Ditta Mohsin. Later on he withdrew his complaint against Muhammad Jamil Alwari and the other

individual remained in the case. And so the individual was arrested, a Challan has been put into the court. In addition when I returned from the Senate, in those days I think the Senate session was on late at night; he rang me up and he told me that his life was threatened and he was in fear. So, I immediately contacted the Home Department Punjab to post a guard on his house. So, a Head Constable with three Constables have already been placed on his house to safeguard the security and personal safety. And since now it is in a court of competent jurisdiction I think we cannot discuss it here.

جناب چیئرمین۔ تو طارق چوہدری صاحب معاملہ تو واقعی بہت اہم ہے آپ نے جس طرح اس کی نشاندہی کی ہے لیکن ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے۔ investigation بھی ہو رہی ہے انہوں نے پروٹیکشن بھی مہیا کر دی ہے تو ان حالات میں میرے خیال میں اگر آپ پریس نہ کریں تو بہتر ہوگا کیونکہ جو آپ چاہتے تھے وہ تو ہوگیا یعنی پروٹیکشن بھی ہوگئی، مقدمہ بھی درج ہوگیا، ایک آدمی بھی گرفتار ہوگیا۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ دیکھیں جی اگر وزیر اور آپ دونوں راضی ہو چکے ہیں تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ تو میرا خیال ہے کہ not pressed in the light of the statement of the Honorable Minister جی کون سی ہے جناب۔

حافظ حسین احمد۔ یہ قیصرانی قبیلہ سے متعلق ہے جناب۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو آپ out of turn پیش کرنا چاہ رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب پرسوں سے آپ وعدہ فرما رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جناب۔ اگر اعتراض نہیں ہے تو we will take it up چلیں پھر سن لیتے ہیں if it is resolved we can finish it out جی پڑھ دیں جناب کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۲۱ جولائی کے مطابق فرنٹیئر کور کے خلاف ۲۰۰۰ مسلح قیصرانی قبائل نے پہاڑوں میں مورچے سنبھال لئے جبکہ OGDC کے تیس ملازمین Norman Asia ports Oil Fields کی حدود میں ۶ روز سے محبوس ہیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ لہذا جاری کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ گچکی صاحب آپ کا بھی یہ ہے۔ آپ بھی فرمائیے۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ میں ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں' مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۴، روزنامہ نوائے وقت' راولپنڈی کے مطابق "فرنٹیئر کور اور قیصرانی قبیلے کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ" کے عنوان سے ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈھوڈک آئل فیلڈ کے سلسلے میں تین ہفتے پہلے وہاں کے مقامی بلوچ قبائل قیصرانی اور بزدار کا حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا جس کے مطابق ان قبائل کے افراد کو روزگار اور دوسری سہولتوں کا وعدہ کیا گیا تھا اور اس کے بعد ان کے ساتھ وعدہ خلافی کی گئی۔ اس وعدہ خلافی کے نتیجے میں وہاں کی قبائلیوں نے آئل فیلڈ کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اور کسی بھی وقت قبائل اور حکومت کے درمیان تصادم کا خطرہ ہے۔ یہ ایک اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے ایوان کے ضابطے کی کارروائی کو روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب آپ کا بھی یہی ہے۔ آپ بھی کچھ فرما دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میں ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں' مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۴، روزنامہ نوائے وقت' راولپنڈی کے مطابق "فرنٹیئر کور اور قیصرانی قبیلے کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ" کے عنوان سے ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈھوڈک آئل فیلڈ کے سلسلے میں تین ہفتے پہلے وہاں کے مقامی بلوچ قبائل قیصرانی اور بزدار کا حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا جس کے مطابق ان قبائل کے افراد کو روزگار اور دوسری سہولتوں کا وعدہ کیا گیا تھا اور اس کے بعد ان کے ساتھ وعدہ خلافی کی گئی۔ اس وعدہ خلافی کے نتیجے میں وہاں کے قبائلیوں نے آئل فیلڈ کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اور کسی بھی وقت قبائل اور حکومت کے درمیان تصادم کا خطرہ ہے۔ یہ ایک اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے ایوان کے ضابطے کی کارروائی کو روک کر

اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جناب سعید قادر صاحب۔

Let. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I beg to move that the normal business of the House be suspended in order to discuss the serious situation arising from the army being called out in Dhodak. This has been reported in DAWN of 31 July 1994.

جناب چیئرمین۔ اس پر مزید آپ کچھ کہنا چاہیں گے یا we allow the Minister to make a statement جی آپ فرمائیے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جی میں اس پر بولنا چاہوں ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی گچکی صاحب کا نمبر پہلے ہے' ۱۲۸ پہلے ان کا نمبر ہے' پہلے یہ کہہ لیں اس کے بعد آپ فرمالیں۔ گچکی صاحب ذرا مختصر۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا آپ کو یاد ہو گا کہ کچھ دن پہلے میں نے آپ کی موجودگی میں کارروائی شروع ہونے کے بعد یہ پوائنٹ اٹھایا تھا' اس وقت میں نے کوئی ایڈجرنمنٹ موشن نہیں دیا تھا' میں نے کہا تھا کہ قیصرانی قبائل اور حکومت کے درمیان ڈھوڈک آئل فیلڈ کے مسئلے پر ایک لڑائی کی صورت اختیار ہو چکی ہے۔ اور میری گزارش ہے وزیر داخلہ سے کہ وہ اس سلسلے میں مدد فرمائیں۔ اور ان لوگوں کے جو پرابلم ہیں ان کو حل کیا جائے۔ جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ میرے دو اعتراضات ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر تین ہفتے پہلے OGDC اور قبائیوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا تو اس کو implement کیوں نہیں کیا گیا۔ دوسری بات جناب والا یہ ہے کہ فرنٹیئر کور ' وہاں جناب different forces ہیں' بلوچ لیوی ہے' ایک اور فورس ہے جس کا مجھے نام نہیں آتا' لیکن فرنٹیئر کور جو ہے وہ بالکل different ہے۔ اور وہ provincial government request کرتی ہے فرنٹیئر کور سے تب وہ اپنے افراد کو جہاں کہیں بھی کوئی سلسلہ ہو وہاں پر بھیج دیتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ چونکہ وہ ایریا صوبائی حکومت کا ہے اور میری دانست میں صوبائی حکومت نے فرنٹیئر کور کو نہیں بلایا۔ اور فرنٹیئر کور directly گیا ہے یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کیونکہ فرنٹیئر کور کو جب تک کہ Provincial Government نہ

بنانے اس وقت تک اس کے جو قواعد و ضوابط ہیں اس کے مطابق وہ خود operate نہیں کرتے۔ جناب والا۔ یہ اس لیے اہم مسئلہ ہے اور آپ کے نوٹس میں پہلے بھی میں اس بات کو لا چکا ہوں کہ بلوچستان میں یا جو بلوچ قبائل علاقے ہیں even پشتون قبائل علاقے ہیں ان کا ہمیشہ سے یہ سٹینڈ رہا ہے کہ آئل اور گیس کے سلسلے میں ہم حکومت کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ وہاں کے مقامی باشندوں کو روزگار کی ضمانت دیں، چونکہ ایک development ہو رہی ہے تو وہاں پر ہسپتال، سکول اور روڈ وغیرہ جو ہیں وہ بن جائیں تاکہ ہم اس سے بھی استفادہ حاصل کریں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب والا! کہ سوئی جو ہے پاکستان کا پہلا گیس فیلڈ ہے۔ لیکن آپ کو حیرانگی ہو گی کہ سوئی سے اگر آپ آدھا میل اس طرف جائیں تو وہاں پر لوگوں کو گیس کی سہولت مہیا نہیں ہے۔ جناب والا! مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ جس تیزی سے ہماری حکومت آگے چل رہی ہے اور آئل اینڈ گیس کے سلسلے میں کہ جی ہم آئیل اور گیس جو ہیں وہ نکالیں گے لیکن اگر وہ ان تمام مسائل کو side پر رکھ کے، پھینک کے اور آنکھیں بند کر کے نکل جانے تو مجھے خطرہ ہے کہ قبائلیوں اور حکومت کے درمیان ایک confrontation کی صورت ہو جائے گی۔ اور مجھے اس کا خطرہ ہے کہ جس دن قبائل اور حکومت کے درمیان ایک confrontation ہوا، clashes ہوئے، arms clashes ہوئے اس دن کیا صورتحال ہو گی۔ میرے خیال میں کم از کم جنرل بابر صاحب کو اس کا اندازہ ہے ۔ انور سیف اللہ صاحب کو شاید اس کا اندازہ نہ ہو۔ لیکن جنرل صاحب کو اس کا اندازہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے تو پوری تقریر کر دی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں جی تقریر نہیں، میں تو admissibility پر بول رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی۔

جناب منظور احمد گچکی۔ پھر سوال یہ ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں جنرل صاحب اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں اور وہاں ان کے جو مسئلے ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ وزیر پٹرولیم بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اگر اس طریقے سے بائی پاس کر کے یوں کریں۔ وہاں کے لوگ غریب لوگ ہیں۔ آپ جانتے ہیں وہاں اس علاقے کے لوگوں کو۔ اس ہاؤس میں بہت سے لوگ بھی جانتے ہیں کہ وہ علاقہ اتنا غریب علاقہ ہے کہ جس کی کوئی انتہا

نہیں اور میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں جناب والا کہ قیصرانی اور بزدار قبیلے کے جو اس پہاڑی علاقے کے لوگ ہیں ان کو نہ جانے دو دن کی روٹی میسر ہے یا نہیں ہے۔ یہ ان کا ایک right بنتا ہے۔ آپ ایک علاقے سے کروڑوں روپیہ کی مالیت کی چیز نکالیں گے اور وہاں کے عوام کے ساتھ آپ سلوک جو colonial طرز کا کریں۔ آپ کا ایک طریقہ ہے ۔ ویسے بھی ڈیرہ غازی خان کو انہوں نے colony بنایا ہوا تھا۔ it has never been a part of Punjab, it has always been a part of Balochistan لیکن قبضہ کر کے اس کو colony تو ان لوگوں نے بنا لیا ہے۔ جب بنا لیا ہے تو خدارا ان کے حقوق کا بھی تو تحفظ کریں۔ میری گزارشات یہ ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میرے خیال میں اس کی مخالفت نہیں کی جا رہی ہے۔ اس لیے----

جناب چیئرمین ۔ نہیں وہ کچھ وضاحت کریں، وہ تو کہتے ہیں مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ ان کا تو یہ کہنا ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ یعنی ختم ہو گئے قبائل؟

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ اچھا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب، میرے خیال میں یہ تحریک التواء ایک اہم مسئلے کے بارے میں ہے یہ صرف ڈھوڈک کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ آپ کے علم میں ہو گا کہ اس ایوان میں اس سے پہلے چودھری نثار صاحب تھے اور ابھی ہمارے محترم انور سیف اللہ صاحب ہیں ۔ کسی دور میں ہمارے سینیٹر جہانگیر بدر صاحب تھے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ حقائق پارلیمنٹ سے چھپاتے ہیں۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اصل بات بتائیں کہ ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی سردار سے معاہدہ کریں۔ انہیں کوئی ایسا حق نہیں پہنچتا کہ کسی وڈیرے سے معاہدہ کریں۔ کسی چودھری سے معاہدہ کریں۔ آئین میں واضح طور پر یہ ہے کہ صوبوں کی کیا رائلٹی ہے، صوبوں کے کیا حقوق ہیں۔ ملازمتوں کے لیے کیا حق حاصل ہے۔ لیکن یہ بتایا جائے، ہمارے انور سیف اللہ صاحب بھی بیٹھے ہیں کہ انہوں نے کیا معاہدہ کیا؟ اس معاہدے کی کیا شرائط ہیں؟ اور اس سے پہلے کون کون سے معاہدے کئے گئے؟ جناب چیئرمین صاحب! آپ کے علم

میں ہو گا کہ یہیں پر چوہدری نثار احمد صاحب نے کہا تھا کہ اگر میں وہ باتیں کہہ دوں تو شاید حالات خراب ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پارلیمنٹ میں آپ وہ باتیں نہیں کہہ سکتے تو پھر وہ کہاں کہیں گے۔ جہاں تک قبائیوں کا تعلق ہے۔ ظاہر ہے نہ ان کو کل روزگار ملا تھا' نہ آج ملا ہے' نہ آنے والے پرسوں میں ملے گا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ سوئی گیس فیلڈ میں جو کچھ ہوا ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ وہاں بلوچستان کو کتنی رائلٹی ملتی ہے ؟ وہاں کے غریب عوام جو سوئی گیس کے قریب بلوچستان کے گاؤں میں آباد ہیں ان کو کتنی سوئی گیس ملتی ہے؟ اور وہاں پر جن لوگوں سے آپ نے خفیہ معاہدے کر رکھے ہیں ان کو کتنی رائلٹی ملتی ہے؟

جناب چیئر مین۔ ٹھیک ہے جی ۔

حافظ حسین احمد ۔ اگر آپ ان لوگوں کو بےنقاب نہیں کرتے اس ایوان میں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہو گا اور وہ غریب عوام جو اس وقت جائز طور پر اپنے حق کے لئے لڑ رہے ہیں ان سے معاہدہ نہیں کیا جاتا بلکہ ان کو دونوں طرف سے استعمال کیا جاتا ہے اور انور سیف اللہ صاحب یہ بتائیں کہ جو غیر ملکی کمپنیاں ہیں۔ ان کے ساتھ آپ سے پہلے جو باتیں طے کرتے ہیں۔ کیا ان کا کوئی قانونی' اخلاقی یا شرعی جواز ہے؟ جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ اس وقت خاران میں' اس ایوان کی اطلاع کے لئے میں عرض کروں کہ ایک ٹیوب ویل لگا ہوا ہے اور اس غریب آدمی نے ٹیوب ویل چلایا تو پانی کی بجائے تیل نکلنے لگا اور وہ بوتل میں بھر کر ڈی ۔ سی اور اے ۔ سی صاحب کے پاس گیا کہ جناب یہاں تیل نکلا ہے۔ آپ کو یہ بھی علم ہے کہ چاغی میں انہوں نے تیل تلاش کیا اور تیل کے کنویں دریافت ہوئے۔ وہاں پر کھدائی ہوئی۔ سب کچھ ہوا لیکن اس کے باوجود شاید کچھ ایسے عوامل تھے کہ ان پر بین الاقوامی دباؤ پڑا ۔ چونکہ وہ علاقہ نشیب میں تھا ۔ کسی اور کے کنوؤں پر اثرات پڑتے تھے۔ جناب' یہ اہم مسئلہ ہے اس وقت ہم توانائی کے بحران میں مبتلا ہیں۔ اس وقت ہمارے سب سے زیادہ اخراجات تیل کے ہیں۔ گیس کے جو ذخائر ہیں۔ وہ بھی کم ہو رہے ہیں ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ اگر آپ مہربانی فرما کر اس تحریک التوا کو منظور کریں۔ اس پر بحث کی جائے اور وزراء صاحبان احتیاطی تدابیر کو بالائے طاق رکھ کر۔۔۔حقائق چھپتے

نہیں ہیں اگر آپ آج حقائق چھپائیں گے جس طرح کل لوگوں نے چھپائے تھے ۔ آج ظاہر ہو گئے ۔ آج جو کچھ یہ چھپائیں گے کل ظاہر ہو جائیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ جی مسئلہ ختم ہو گیا ہے اور اس پر مٹی ڈال دیں ۔

جناب چیئر مین۔ آپ جن امور کی بات کر رہے ہیں وہ تو بڑی لمبی پالیسی کی بات ہے کہ چائی میں نکلا ۔ یہ جو مسئلہ سامنے ہے ۔ وہ تو قیصرانی قبائل کا ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس میں یہ کہا گیا ہے ۔ایک معاہدہ ہوا ہے ۔ معاہدہ کس نے کیا ہے ؟ چاہیے اس معاہدے میں پنجاب کی حکومت ملوث ہے ۔ وہ معاہدہ کن امور پر ہوا ہے ؟ یہی میں کہہ رہا ہوں ۔

جناب چیئر مین۔ چلیں وہ بتائیں گے ۔ پھر دیکھتے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ نہیں بتائیں گے جی، پہلے نہیں بتایا۔

جناب چیئر مین۔ بتائیں گے پہلے عبدالحئی صاحب کو سن لیں ۔ عبدالحئی صاحب کیا فرمائیں گے ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ تین ہفتہ قبل ڈھوڈک آئل اینڈ گیس فیلڈ کے سلسلے میں قیصرانی قبائل اور حکومت کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تھا اور اس معاہدے میں یہ طے پایا تھا کہ یہاں کی 70 فی صد ملازمتیں یہاں کے لوگوں کو دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ کوئی سات، آٹھ کلو میٹر آس پاس کی جو آبادی ہے۔ انہیں گیس فراہم کی جائے گی اور ان کی جو بنیادی ضرورتیں ہیں مثلاً سکول ہیں، ہسپتال ہیں اور سڑکیں ہیں، بجلی ہے ۔ اس طرح کی جو ان کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ پینے کے پانی کا مسئلہ ہے۔ ان کو حل کیا جائے گا ۔ میں اس ایڈجرنمنٹ موشن کو اس طرح سے اہمیت دیتا ہوں کہ ہمارے ملک کے عوام کی ایک بہت بڑی ضرورت ہے کہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہم پروڈکشن میں اضافہ کریں اور آئل اینڈ گیس ہماری بہت ہی اہم معدنیات سے متعلق ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان میں ڈھوڈک کے عوام کے ساتھ مشکل پیش آ رہی ہے ۔ اس لئے تو انہوں نے گھیراؤ کیا ہے یا یہ قدم انہوں نے اٹھایا ہے۔ اس کو ہم سیاست میں انتہائی قدم کہتے ہیں ۔۔ یہ انہوں نے مجبوری کی صورت میں اٹھایا

ہے۔ state power کے ساتھ ٹکر لینے میں ان کو کتنی مشکلات درپیش ہوں گی۔ یہ ان کی ایک مجبوری ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ جناب والا! ماضی میں بھی ڈیرہ غازی خان کے عوام کے ساتھ کئی دفعہ بے انصافی ہوئی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی exploration جو بلوچستان کے دیگر علاقوں، جیسے مری، ڈیرہ بگٹی، خاران، چاغی میں کی جائے گی تو وہاں کے عوام کا اعتماد تو پہلے سے بھی زیادہ ضعیف ہو جائے گا۔ جب حکومت عوام کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتی ہے بالخصوص روزگار اور مقامی علاقے کے عوام کی ترقی کے حوالے سے تو اسے پورا کرنا چاہیئے۔ یعنی جو انہیں کرنا چاہیئے، اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی بلکہ ایک کالونی کی طرح یا new colonialism کے اصول پر عمل پیرا ہو کر وہاں سے حاصل ہونے والی پیداوار کو دیگر مقامات پر منتقل کیا جاتا ہے تاکہ اس سے وہاں کے عوام کو کوئی فائدہ نہ ہو۔

جناب والا! ان کا استحصال کرکے اور مقامی وسائل کی لوٹ مار کرکے دیگر جگہوں پر یہ وسائل استعمال کئے جائیں تو اس سے وہاں کے عوام میں احساس محرومی اور بے چینی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس سے قومی وحدت میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ خاص طور پر بلوچستان اور ڈیرہ غازی خان کے مظلوم عوام میں یہ احساس بڑھ رہا ہے۔ یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔ اگر آپ اس پر ایوان کو بحث کی اجازت دیں تو یہ بہت بہتر ہوگا۔ اس موقع پر ہم جو دیگر اقتصادی مشکلات ہیں، ممکن ہے کہ ہمارے اراکین سینٹ ان پر بھی اظہار خیال فرمائیں گے یعنی اس سے کوئی بہتر پالیسی سامنے آئے گی۔

جناب چیئرمین۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس تحریک کے توسط سے جو معاشی مشکلات اور مالی مشکلات ہیں جو ان پر generaly بحث کی جائے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ اس سے ہمیں موقع ملے گا کہ ہم حکومت کو بتاسکیں کہ کس طرح سے ہم اپنی اقتصادیات کو بہتر کر سکتے ہیں اور اپنے resources کو کس طرح سے بہترین استعمال میں لا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ طریقہ کار یہ ہے کہ تحریک التوا جو ہوتی ہے، اس پر بحث اسی سے

متعلقہ امور پر ہوتی ہے اور جو لمبی بحث مقصود ہوتی ہے ' اس کے لئے rule 194 کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ جنرل سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ جناب چیئرمین ' میرا جو موشن ہے وہ دیگر محرکین سے تھوڑا سا مختلف ہے۔ تاہم میں ان محرکین کی بھی تائید کرتا ہوں۔

جناب والا! میرا موشن جو ہے ' اس کا تعلق آرمی کو بلانے سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین۔ کس سے تعلق ہے؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ آرمی کو بلانے سے ہے۔ Army was called out میں نے اپنی تحریک کے ساتھ جو خبر منسلک کی تھی 'وہ یہ ہے کہ Daily Dawn کی کل کی خبر کے مطابق جو اس نے front page پر شائع کی ہے ' اس کی head line ہے کہ 'Army called out in Dhodak' میں نے اس پر motion دی ہے۔ اگریہ خبر غلط تھی تو گورنمنٹ کو آج یہ موقع ملا تھا کہ اس کی تردید دے دیتے کہ وہاں آرمی کو نہیں بلایا گیا ہے۔ یا کوئی ایسی بات ہے کہ اتنی بڑی خبر بھی گورنمنٹ کی نظر سے نہیں گزرتی ہے جو کہ Dawn جیسے اخبار میں آئی ہے۔ اتنا ان کو خیال نہیں آتا کہ اگر یہ خبر غلط ہے تو اس کی تردید کر دیتے۔ اس خبر کے مطابق DC نے correspondants کو confirm کیا ہے ' آپ خبر پڑھ لیں ' آپ کے پاس موجود ہے ' DC نے کہا ہے کہ Army has been called out۔

جناب چیئرمین۔ یہ خبر کب آئی ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ کل صبح کی خبر ہے اور میں نے کل وزیر داخلہ کو کہا بھی تھا۔

میجر جنرل(ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب والا! I denied it

Lt. Gen. (Rtd) Saeed Qadir: He denied informally, why didn't you deny in the press? Why didn't you tell the D.C. that how did you give information to the correspondant.

اب آج کی جو خبر ہے آج کے اخبار میں

there is more news today. It seems that the Government is not prepare even read the newspapers. So it is amazing that an issue of such importance which you heard from honourable Members, that it can create serious law and order problem and there are so many powers which are already existing. so why not kill it in time? So I do think that this matter which should be discussed in this House.

Lt. Gen.(Retd) Naseerullah Khan Babar: The point is, I think, the Minister for Petroleum would dilate on the other issues of the, what the agreement that came about between these tribes. As my own impression was that we wanted to learn from past experiences and we did not want to create monster. That is why we wanted to kill the problem at the very out set. What happened was that yesterday I was rung up by the Minister for Petroleum that law and order situation has come about in that area. The people had blocked the road and taken to the hills. So I ordered the Frontier Corps. Now, there is distinction before this, there is a certain amount of Frontier Constablary which is semi-police with an officer by the police. that is more acting to the police than a regular army unit. So I directed him that with certain other equipments move into that area which first sent Lt.Col. to contact the Commissioner. When I contacted the Commissioner and Gen. Saeed Qadir is right here in this sense that the Commissioner was more keen to call the army. Even he mentioned to me that the army should be called out in the first instance, I said you have no right to say these things. Then later on it transpired and my Secretary also told me that he had rung up 5 Corps, he had contacted 5 corps. The M.O.Directorate contacted after the Secretary of the Interior about Military Operation but they were told that no, there is no need for the army. The army has not been called out. It never been there. Then when the Frontier Corps went there during the last night, in this morning the negotiations

took place between the Commissioner and tribes. There affairs have been amicably settled. The road has been cleared and they have promised to clear the hill tops tomorrow morning. But what has happened as I think this gentleman from here who have to go and seen negotiate the ultimate and he is also being sent to Multan by air. The will be there and I think the Minister is here so he will be able to tell the House about all the agreement that had come about whether there is any violation or not and what was the purpose? I only think that there is no law and order not a short was fired. The whole situation was brought under control.

Lt.Gen.(Retd) Saeed Qadir: Minister for Petroleum would like to see that there were some very substantive statements made by the Minister of Interior which needs to be questioned. He has said that he ordered the Frontier Corps to move a wing. Does he have the authority without the Provincial Government's clearance to order a wing to move on his own, that is number one. Number two, he has also said that people contacted the 5 Corps and M.O. directorate. Do people have an authority at that level to get in touch directly with the army? This is the purpose I move this motion that when you want to move the army who gets in touch with whom? If this is the sort of government that they are running, that any body termed, they can call the army, that we need your assistance, that is what we need to discuss, therefore, I request you Mr. Chairman that the motion may be admitted.

Mr. Chairman: Would you like to response?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: I mean, I cannot defend the Commissioner because when he discussed with me he was more than keen and I told them that there is no need. Secondly, when the Commissioner

makes a request for troops or that he feels that law and order situation is there. We have to react because if we don't react in time, situation can get out of hand and then you have to use more force. So the Commissioner also represents Provincial Government. Under the Constitution that at any point of time if the Magistrate feels that he has a necessity, he can call for this thing.

Mr. Chairman: But even if the Commissioner has to request the army, he will do this through the Provincial Government.

Maj. Gen. (Retd) Naseer ullah Khan Babar: No, but the point I mean, I do not say for, but this was the impression that I was given. But when he talked to me, he wanted the army, I do not say for a moment, but later on, my Secretary told me that even the M.O. had contacted him because the Commissioner had spoken to 5 Corps. So this lies in the 5 Corps area. So with the result that he may have contacted the Headquarter but that is for the Commissioner to explain. I mean, the point is, we did not allow the army to go there, the army had never been there and it is not there at all.

جناب چیئرمین - نہیں، پر اس بحث میں پڑنے کا کیا فائدہ؟ the point is we are dealing with an adjournment motion. You see we are not dealing with legality
adjournment motion ہے اس میں آپ کا جو ہے وہ یہ ہے کہ law and order situation کسی نے
کہا کہ جی کچھ معاہدہ ہے تو lets find out۔

Lt.Gen(Retd) Saeed Qadir: Sir the Army is called out. I do not talk of ....

جناب چیئرمین- نہیں آپ کا بھی دیکھ لیں گے

Lt.Gen.(Retd) Saeed Qadir: Sir, the Minister of Interior himself

acknowledges that he ordered to move a wing of a Frontier Corps, on whose authority? Because the Provincial Government has not requested him. Did the Provincial Government request to move the wing? He has acknowledged in this House that he ordered the Frontier Corps to move a wing. You heard that, Mr Chairman?

Mr. Chairman: No, No but supposing, assuming that the Minister does has the authority

Adjournment Motion کیسے بنتا ہے۔ I am concerned with that.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Because it has come out the result of that you previons said. You admit that ...

جناب چیئرمین۔ Adjournment Motion? جو ہے وہ کیسے بنتا ہے۔ Because there are so many things کہ بھئی قانون کے بارے میں کوئی misapprehension ہے یا -- How it is -- Adjournment Motion? بہرحال دیکھتے ہیں۔ Let say the the Petroleum Minister.

Mr. Anwar Saifullah: Mr. Chairman, I would like to first satisfy Senator, General, Saeed Qadir. I have been in touch with the Provincial Government through out. I, in fact, even informed the Chief Minister, Punjab. I have been in touch with the Deputy Commissioner, and the Commissioner. The Commissioner does represent the Provincial Government and he is incharge of the Division and D.C. reports to him. The Deputy Commissioner was there when I went to Dhodak two days ago. Sir, it is not that the Provincial Government was not involved and they did not request for any assistance.

جناب چیئرمین۔ یہ پنجاب گورنمنٹ ہے یا بلوچستان گورنمنٹ ہے۔

Mr. Anwar Saifullah: Punjab Government, Sir. I have been in touch with him through out. I requested General Sahib to come to our

assistance because this is a very important and a very .....

یہ قوم کا سرمایہ ہے۔ ڈھوڈک جو ہے اس پہ تین سو کروڑ روپے لگے ہیں۔ اس پہ پچاس ملین ڈالر کا فارن ایکسچینج بھی لگا ہے۔ تو

we can not allow anybody sir. This is a national asset. We can not allow any individual, or any person to take the law in his own hand. So therefore, we took all the necessary precautions and I would like to inform the House, Sir, that things have normalized and things are normal and by tomorrow every thing will be back to normal. Agreeement

کی بات ہوئی ہے جناب اور بڑے substantive issues یہاں raise کئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

As you said very rightly sir, at some stage, may be in the next session, we would like to discuss the Petroleum policy, the new policy. The problem that we face specially in Baluchistan and specially in baloch area after all oil drilling started in Pakistan, the then Indian Sub-Continent in 1865-66, in the first drill was discovered in 1916. Since then, Sir, there have been no problem in any other province. This is the first time that this has happened in Punjab.

تو اس میں جناب عرض میری یہ ہے کہ ۲ جولائی کو ڈھوڈک جھیل اور اس میں پلانٹ ہے جس کے درمیان میں فاصلہ ہے اس کو قیصرانی قبائل نے بلاک کردیا تھا۔ تو پھر اس وقت جناب کمشنر اور ڈپٹی کمشنر سے ہمارا رابطہ تھا۔ ہم نے ان کو کہا کہ اس میں آپ مداخلت کریں۔ تو ان کی اس وقت صوبائی اور ضلعی سطح پر باتیں ہوئیں۔ اور ایک ایگریمنٹ انہوں نے آپس میں کیا۔ جس کے چھ clauses تھے۔ اگر کہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔یعنی ایگریمنٹ ہوا between the provincial Government and the Qaisarani Tribes.

جناب انور سیف اللہ خان۔سرلوکل ایڈمنسٹریشن۔ جس میں ہمارے او۔ جی۔ ڈی۔ سی۔ کا بندہ بھی موجود تھا۔ وہ یہ تھا کہ unskilled worker transferred from

other locations to Dhodak Jheel may be relieved immediately. تو وہ صرف دو تھے
جناب ۔ اور ان دو کو او۔ جی ۔ ڈی۔سی ۔ نے فوراً وہاں سے تبدیل کردیا تھا۔ یہ تو ایگریمنٹ
کا پہلا کلاز تھا ۔ No.2. Water connections may be provided to nearby graveyards
وہاں ایک قبرستان ہے تو اس کو انہوں نے پانی کا کہا۔ تو وہ پانی کنکشن جو ہے وہ بھی
provide کر دیا گیا ہے ۔ تیسرا جناب A link road from main plant Tonsa Road to
Qaisarani Village be metalled. تو اس میں OGDC نے وہاں پر لوکل قیصرانی کو کہا کہ آپ
ہمیں right of way دیجئے گا۔ تا کہ ہم اس سڑک کو بنا سکیں۔ وہ right of way اب تک
ہمیں نہیں دیا گیا۔ اس لئے OGDC اس کا انتظار کررہی ہے ۔ اور جیسے وہ right of way
مل جائے گا۔ تو وہ سڑک بھی ہم بنا دیں گے۔ چونکہ یہ حکومت کی پالیسی ہے۔ اور new
Petroleum Policy میں یہ چیز واضح دی گئی ہے کہ local area میں جہاں بھی جائیں گے
employment locals کو پہلے دی جائے گی۔ اور وہاں پر سوشل کام یعنی سکول بنانے ہوں
گے۔ تو اس کے لئے باقاعدہ پالیسی میں اور new concession agreement جو ہے اس
کی provision رکھی گئی ہے ۔ نمبر چار میں انہوں نے کہا جناب the skilled personnels
when available from local Qaisarani Areas چونکہ وہاں اور tribes بھی ہیں ڈی جی خان میں،
locals and Qaisaranis may be posted at Dhodak Plant on merit basis. تو جناب اس
وقت OGDC میں 236 قیصرانی کام کررہے ہیں۔ different locations پر ۔ اور 66 اس وقت
ڈھوڈک میں پلانٹ اور فیلڈ میں کام کر رہے ہیں ۔ OGDC is ready to recruit 38 more
Qaisaranis through the advertisements ابھی حکومت کی پالیسی ہے ڈپٹی کمشنرز کی
وساطت سے مشتہر ہو رہی ہیں ۔ لیکن ہم تیار ہیں جناب کہ 38 اور قیصرانیوں کو لینے کے لئے
تیار ہیں۔ اور وہ process جاری ہے۔ No.5. Demands were to be completed within
three weeks. جواب جناب یہ ہے کہ some of the demands جیسے میں نے عرض کی
have already been completed وہ پانی کا مسئلہ تھا وہ دو unskilled جو تھے جو باہر سے
آئے تھے۔ approach roads کا مسئلہ ہے۔ وہ اب ان کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ اسی طرح
اور قیصرانیوں کو لینا، ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ Recruitment کا چونکہ ایک process ہے۔ اور
ہم اس میں short cut نہیں کرسکتے اس لئے اس میں تھوڑا سا وقت لگے گا۔ چھ نمبر میں

جناب Pipeline quality Gas may be provided free of cost within seven Kilometers and Tonsa City will be on priority. OGDC will help. تو اس میں جناب یہ کام OGDC کا نہیں ہے لیکن ہے ہماری منسٹری کا، تو ہم نے سوئی ناردرن سے بلکہ اس demand سے پہلے چونکہ گیس ڈی جی خان میں ڈھوڈک میں وہاں سے جائے گی ۔ کوٹ ادو پاور سٹیشن کے لئے اور راستے میں تونسہ بھی آتا ہے ۔ اور ساتھ ہی اس کے پھر ایک divertion ہے ڈی جی خان جو ایک town ہے ۔ تو یہ پہلے ہی ہم نے اس سال کے لئے منظور کیا ہے اور انشاء اللہ اسی سال میں تونسہ کو قدرتی گیس دی جائے گی ۔ اور ساتھ ہی ساتھ ڈی جی خان کو بھی یہ گیس دی جائے گی ۔ دوسرا یہ جو سات کلو میٹر کا جو radious، اس پہ جناب Economic Coordination Committee (ECC) کے پاس ہم ایک سمری لے گئے تھے تو وہ ہمیں کہا گیا ہے کہ اس کو ذرا review کیا جائے ۔ کیونکہ ایک criterion پچھلی حکومت نے قائم کیا تھا وہ ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ inflation وغیرہ کی وجہ سے قیمتیں بڑھ گئی ہیں اس لئے اس کو review کیا جائے تو وہ criterion پنجاب سندھ کے لئے بیس ہزار per connection ہے فرنٹیئر کے لئے ۴۰ ہزار ہے اور بلوچستان کے لئے ایک لاکھ روپے، تو وہ ہم review کر رہے ہیں ۔ یہ مسئلہ جو ہے یہ بھی اس میں ہے اور generally جناب جہاں بھی گیس نکلی ہے وہاں کے لوکلز کو ہم نے گیس دی ہے اور یہ ہماری پالیسی ہے تو انشاء اللہ تونسہ کو اور ڈی جی خان کو بھی گیس مہیا کی جائے گی اور راستے میں جو گاؤں ہوں گے ۔ ان کو بھی گیس ملے گی ۔ جناب، میں نے جیسے عرض کی کہ یہ نیشنل wealth ہے اور اس کو سینٹ میں جو کہ پورے فیڈریشن کو represent کرتی ہے ضرور debate کریں کسی وقت in the future اس پٹرولیم پالیسی کو as such آخرکیوں ہمیں یہ رکاوٹیں ہیں ۔ آخر بلوچستان میں مری بگٹی ایریا میں دس سال سے ایک well کیوں drill نہیں ہوا ۔ ایک exploration well drill نہیں ہوا After all, this is a national wealth. So we all must put heads together, we must come up with a policy where we must help each other and help our country. After all, today, we are importing oil worth 1.5 billion US dollars and in other 4 - 5 years it will go up to 4 to 5 billion dollars. So, after all, how are we going to meet our requirements? So, with these words, I take my seat.

Mr. Chairman: The House is adjourned for 15 minutes.

[The House was adjourned for Maghrib prayers]

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ نماز مغرب کے وقفہ کے بعد شروع ہوئی۔
جناب چیئرمین (جناب وسیم سجاد) نے صدارت فرمائی)

جناب چیئرمین۔ اچھا جناب۔ میرا خیال ہے اس پر بحث تو مکمل ہو چکی ہے۔

Anything else you want to say?

جناب محمد انور سیف اللہ خان۔ نہیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ اس پر میرے خیال میں آپ نے تفصیل سے بات کر دی ہے۔ تو بنیادی طور پر جو فوری نوعیت کا توجہ طلب مسئلہ تھا وہ تو تھا لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم۔ وہ حل ہو چکا ہے اور دوسرا مسئلہ اٹھایا تھا جناب جنرل صاحب نے۔ اس کا تعلق تو قانون سے ہے اور

You have a point of view but simply because somebody is not acting according to law would not make it the base of an adjournment.

Adjournment Motion تو وہ ہوتا ہے کہ کوئی فوری نوعیت کی چیز جس پر ایکشن لینا ہے تو یہ تو ایک interpretation قانونی چیز کا سوال ہے تو

May be it can be brought up more appropriately under 194 or in some other manner to find out what is the exact procedure for dealing with such situations.

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! ہمارا ایڈجرنمنٹ موشن تو بنتا ہے----

جناب چیئرمین۔ بہرحال آپ کی بھی بات سن لی، ان کی بھی سن لی تو میرے خیال میں اب چونکہ یہ معاملہ حل ہو چکا ہے تو ایڈجرنمنٹ موشن پر---

جناب منظور احمد گچکی۔ حل نہیں ہوا ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں حل ہو گیا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ آج کا سٹیٹمنٹ موجود ہے۔

جناب چیئرمین۔ اور گچکی صاحب آپ کو معلوم ہے کہ ان معاملات میں واقعات پر جو منسٹر صاحب بیان دیں اس کا ماننا پڑتا ہے کہ بھئی ٹھیک ہے یہ جو situation ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ عرض یہ ہے جناب والا کہ منسٹر صاحب کا statement بھی ہے کہ انہوں نے حکومت سے request کیا ہے کہ مزید troops وہاں موو کریں۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے کہا ہے کہ کل کی بات ہے یہ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ آج کا سٹیٹمنٹ ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ کل انہوں نے کہا تھا۔ آج حل ہو چکا ہے۔ آج دونوں وزیر صاحبان کہہ رہے ہیں کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے' agreement ہو گیا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ پھر آپ ایسے کریں کہ آپ یہ رولنگ نہ دیں اور کل اگر حل نہ ہوا تو پھر آپ اس کو دوبارہ لے لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ اگر حل نہ ہوا تو آپ دوبارہ لے آئیں۔ اب تو رولنگ دے دی ہے۔ اگر حل نہیں ہوا تو دوبارہ آ سکتا ہے۔ یعنی اگر کوئی مسئلہ ایسا ہے کہ فوری نوعیت کا پھر مسئلہ بن جاتا ہے کہ بھئی حل نہیں ہوا پھر وہاں ہنگامہ ہو گیا پھر لے آئیں۔ یہ تو کہتے ہیں کہ سڑک کھل گئی ہے۔ چھ نکاتی پروگرام جو ہے اس کے مطابق معاہدہ ہو گیا ہے۔ نوکریاں مل رہی ہیں۔ 32 آدمیوں کو مزید نوکری دینی ہے۔

جناب محمد انور سیف اللہ خان ۔ جناب یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ میں عرض کروں گا اور میں گچکی صاحب سے بھی درخواست کروں گا۔ آج وہ لگ بھی رہے ہیں ماشاء اللہ سر

He is looking dashing in this lovely suit that he is wearing and I would request Sir, that in the next session let us discuss the whole policy.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے آپ لے آئیں موشن

And we can discuss it because obviously this is a very important issue.

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! دونوں منسٹر assurance دیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو مطلب ایسا کوئی problem create نہیں ہو گا کہ گورنمنٹ اور tribesmen کے

درمیان کوئی clash ہو جائے۔ اس لئے کہ ہمارا خطرہ صرف یہی ہے۔

جناب محمد انور سیف اللہ خان۔ جناب، ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں وہ لوکز جو ہیں وہ بھی ہمارے دوست ہیں وہاں کے دونوں ایم این ایز، گورنمنٹ کے ایم این ایز ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ بھی ہمارے لوگ ہیں۔ صرف یہ ہے کہ جب ایک نیا پراجیکٹ آتا ہے سر تو ایسا ہوتا ہے اور وہ جائز ہیں اور ہماری پالیسی بھی ہے۔ ہم ان کو نوکریاں دے رہے ہیں۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب آپ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ نوکریاں بھی مل رہی ہیں، مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔ جی جناب حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب، یہ تو اچھی بات ہے کہ فلور پر یہ بات کہی جا رہی ہے دونوں وزیر صاحبان کی طرف سے کہ ہم اس مسئلے کو حل کر رہے ہیں یا حل ہو چکا ہے۔ مگر ایک چیز جو سب سے زیادہ خدشے کا باعث بن رہی ہے بار بار یہ جو مسئلہ ہے ڈھوڈک میں وہ یہ ہے کہ جب یہ ایک اصولی طور پر ایوان کو assurance دیں کہ مستقبل میں بھی یہ جو problems ہیں وہاں کے لوگوں کے روزگار کا یا دوسرا، تیسرا۔ اکثر جھگڑا جناب روزگار پر ہوتا ہے۔ اگر اس کے اوپر policy-wise عمل درآمد بھی ہو جیسے یہ فرما رہے ہیں، اس پر عملدرآمد ہو اور جیسے خود فرمایا کہ بھئی گیس بھی دیں گے ان کو۔۔۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب، دیکھیئے آئندہ ہو سکتا ہے کہ کوئی دقت دوبارہ پیش آئے۔ عملدرآمد نہ ہو دوبارہ لے آئیں۔ یعنی آپ کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کوئی مسئلہ ہوگا آپ کو لوگ بتائیں گے۔ آپ دوبارہ ایوان میں لے آئیں گے کہ دیکھیں جی، انہوں نے assurance دی ہے اور کچھ نہیں کیا۔ تو یہ تو مسئلہ چلتا رہتا ہے لیکن آپ نے جو نشاندہی کی ہے بڑے ایک اہم مسئلے کی کی ہے لیکن حکومت کی جانب سے اب یہ آ گیا ہے کہ جی مسئلہ طے ہو گیا ہے۔ امن بحال کر دیا گیا ہے اور وہ جو چھ نکاتی معاہدہ تھا وہ انہوں نے آپ کے سامنے پڑھ بھی دیا ہے۔ تو امید ہے اس سے حالات بہتر ہوں گے اگر نہیں ہوتے تو آپ پھر لے آئیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ بس ایک گذارش ہے کہ طاقت کا استعمال نہ کریں۔ ان معاملات کو سلجھائیں بس۔ طاقت کے استعمال سے گریز کریں۔ بس یہی عرض ہے۔ جی جناب حافظ صاحب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب انہوں نے خود اعتراف کر لیا جتنی چیزیں ہم نے بیان کی ہیں محترم انور سیف اللہ صاحب نے ان کا اعتراف کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ انتہائی حساس معاملات ہیں اس میں جس پر شاید وہ اس وقت اظہار خیال نہیں فرمانا چاہتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات انہوں نے کہی ہے کہ مطالبات منوانے کے لئے طریقہ واردات یہی ٹھیک ہے۔ کہ یہی کچھ کیا جائے سوئی میں اور یہی کچھ کیا جائے دیگر علاقوں میں تاکہ پھر یہ چھ نکاتی، دس نکاتی معاہدات کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اسی موشن کو کلب کرکے وہ ۹۴ پر آپ۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ وہ دوبارہ لے آئیں ناں۔ وہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہم تیار ہیں، ڈسکس کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ اتنا کہہ دیں کہ سوئی وغیرہ میں لوگ امن وامان سے رہ رہے ہیں وہاں پر بھی یہ سہولتیں فراہم کریں گے جو ان کا چھ نکاتی معاہدہ ہے ۔ یہ وہاں سوئی والوں کے لئے اور ان علاقوں کے لئے بھی ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ بہتر ہے ۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جناب منسٹر صاحب؟

جناب انور سیف اللہ خاں۔ جناب والا! حافظ صاحب سے تو ہماری ملاقات بھی رہتی ہے اور اس مسئلے پر باتیں بھی ہوتی ہیں ۔ ہماری یہ پالیسی ہے کہ ہم دیں گے جہاں پر بھی تیل اور گیس انشاء اللہ نکلے گا ۔ وہاں locals کو ہم priority دیں گے اور وہ علاقہ خود بخود ڈیویلپ ہو جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ایک کنویں کا تو حافظ صاحب نے ذکر کیا ہے کہ پانی نکالا تھا تو تیل نکل آیا۔ وہاں بھی نوکریاں دیں گے ۔

جناب انور سیف اللہ خاں۔ جناب وہاں بھی میں حافظ صاحب کے ساتھ جاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب پتہ کریں کہ کہاں تیل نکلا ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب ابھی ہمارے ساتھی آئے تھے ، انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایک بوتل ان کے لئے تحفہ میں دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے دیں تا کہ نوکریاں ملیں۔ آئیٹم نمبر تین۔ اقبال حیدر صاحب

Syed Iqbal Haider: Thank you, Mr. Chairman.

With your permission, Sir, I lay before the Senate the following Ordinances as required by lause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:

1. The Criminal Law (Second Amendment) Ordinance, 1994 (No. XLI of 1994).
2. The Code of Criminal Procedure(Third Amendment) Ordinance, 1994(No.XLII of 1994).
3. The Senate Election (Fourth Amendment) Ordinance, 1994(No. XLIII of 1994).

Mr. Chairman: The Ordinances stand laid.

جناب چیئرمین۔ گچکی صاحب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

جناب منظور احمد گچکی۔جناب والا! جو ایجنڈے پر نمبر چار ہے یہ تین چار سینٹروں نے موو کیا تھا۔ تو یہاں سید اقبال حیدر نے اس کو ڈسکشن کے لئے موو کیا تھا۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ لاءمنسٹر کے ساتھ ساتھ ان ممبران نے جنہوں نے اس کو موو کیا تھا ' آرڈز آف ڈے میں ان کا نام اس پر آنا چاہئے۔

جناب چیئرمین۔آپ کو یاد ہے کہ اس پر فیصلہ یہ ہوا تھا کہ یہ گورنمنٹ ڈے پر بھی ڈسکس ہو گا۔ تو اس لئے اقبال حیدر صاحب نے موو کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ ڈسکشن تو گورنمنٹ ڈیز پر بھی ہو رہی ہے۔ پرائیویٹ ممبرز کا ہو تو پھر پرائیویٹ ممبرز ڈے والی دقت آجاتی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔جناب والا ! نمبر پانچ ہم نے موو کیا تھا۔ تو یہ تو ڈسکشن میں آرہا ہے۔

جناب چیئرمین۔یہ معاملہ طے ہو جائے گا۔اب میرا خیال ہے کہ آفتاب شیخ صاحب کا

کال اٹینشن نوٹس لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ڈسکشن ہو گی۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈ نگ آفیسر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا یہ آرڈیننس کب جاری ہوئے اور سینٹ کا اجلاس اس وقت چل رہا ہے ۔ آپ ذرا سکون سے کرسی پر بیٹھ جائیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔میں نے جواب نہیں دینا ہے جواب تو کسی اور نے دینا ہے۔

حافظ حسین احمد۔آپ نے سننا تو ہے جی۔ وہ تو سنتے نہیں ہیں وہ تو صرف جواب دیتے ہیں۔ تو میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ جو آرڈیننس جاری ہوئے ہیں اس وقت اس کی کیا ضرورت درپیش آئی جب کہ سینٹ سیشن میں ہے ۔ اور پھر یہ آرڈیننس ایسے بھی ہیں جن کو اس ایوان نے مسترد کر دیا تھا ۔ اس میں ۱۲ تاریخ غالباً لکھی ہوئی ہے ۔ اور جو مسترد ہوا تھا وہ اس کے بعد ہوا تھا۔ یہ کیا چکر ہے؟ اگر اقبال حیدر صاحب اس کو بیان فرمائیں۔ میرا نکتۂ اعتراض یہ ہے کہ جب سینٹ سیشن میں ہے اور سینٹ میں حکومت بل پیش کر سکتی ہے تو اس وقت آرڈیننس کی کیا ضرورت تھی ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو بل مسترد کیا گیا تھا اور اس میں وہی آرڈیننس دوبارہ لے کر آئے ہیں اور اس پر پہلے کی تاریخ ڈالی ہوئی ہے۔ یہ کس طرح ہوا ہے؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔دیکھیئے یہ بہت اہم موشن ہے جس کے لئے میرے محترم ممبران نے یہ کہا تھا یہ لسانیت کی لعنت کے خلاف یہاں پر ڈیبیٹ ہونی چاہئیے۔ ان آرڈیننسز کے بارے میں نکات ہیں وہ کئی دفعہ پہلے بھی اٹھائے جا چکے ہیں اس لیے میں چاہوں گا کہ زیادہ تر وقت اس لسانی عصبیت اور sectarianism عصبیت کے خلاف ہم لوگ اپنے خیالات کا اظہار کریں تو بہتر ہوگا ۔ جہاں تک آرڈیننسز کا سوال ہے میں نے اس وقت بھی کہا تھا ۔ اس دن بھی میں نے ہاؤس میں کہا تھا۔ جب ہم legislation کی بات کرتے ہیں تو مجھے دکھ اور افسوس ہے کہ مجھے اپنے تمام ممبران کا وہ تعاون حاصل نہیں ہوا جس کا میں حقدار ہوں ' ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ قوانین نیشنل اسمبلی پاس کر چکی ہے اور یہ قوانین اس ایوان میں رد بالکل نہیں

ہونے۔ یہ قوانین lapse ہونے ہیں ۔ اور یہ قوانین جوائنٹ سیشن میں پاس ہو سکتے ہیں ۔ تیسری بات' ان آرڈیننسز کو جاری کرنا انتہائی ضروری تھا کیونکہ قانون میں کسی قسم کا کوئی سقم نہ رہے اور جو قانون کل تھا وہ قانون آج بھی قائم رہے اس لیے ان آرڈیننسز کو جاری کرنا قوانین کے تسلسل کو قائم رکھنے کیلئے انتہائی ناگزیر تھا ۔ اس لیے ہم نے یہ کیا۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب' میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آفتاب بھائی! میرے خیال میں یہ تو ایک ایسی بحث چل نکلے گی ۔ آپ تشریف رکھیں میں ان سے بات کر لوں ۔ ایک اعتراض اٹھایا گیا تھا اس کا لاء منسٹر نے جواب دیا۔ اگر یہ بحث ویسے ہی چلتی رہے تو میرے خیال میں ۔ ---- اچھا اس پر پھر مزید بحث نہیں ہو گی صرف آپ کا جو نقطہ نظر ہے وہ آپ بیان کریں ۔ مختصر طور پر ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض یہ ہے کہ آرڈیننس lapse نہیں ہونے ہم بھی کہتے ہیں کہ lapse نہیں ہونے کمیٹی کو refer ہوئے ہیں۔ موشن جو اس ہاؤس نے پاس کیا۔ ۲۹ ووٹ موشن کے حق میں تھے کہ آرڈیننس جو ہے یہ refer کیا جانے to the committee اور پچیس ووٹ مخالفت میں آئے کہ نہ refer کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آفتاب صاحب میں آپ سے request کرتا ہوں کہ کیونکہ---

جناب آفتاب احمد شیخ ۔نہیں' مجھے بات تو کرنے دیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آفتاب بھائی میں آپ سے request کرتا ہوں ۔ نہیں میں عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ یہ ایک نکتہ اٹھایا گیا اور اس کا انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔ اب آپ کی طرف سے پھر سوال آئے گا اور پھر جواب تو اس کا کوئی end نہیں ہوگا ۔ اس لیے میں پورا تعاون کرنے کو تیار ہوں لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ابھی آٹھ بجنے والے ہیں ۔ ایک انتہائی اہم موضوع پر ہمارے معزز اراکین جو ہیں وہ بات کرنا چاہیں گے اگر آپ ایک منٹ میں مختصر طور پر بیان کر دیں ۔ quickly۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آرڈیننسز کی تاریخ یہ بتا رہی ہے کہ ایک آرڈیننس تو آیا ہے گیارہ جولائی کو جس کو کمیٹی کو refer کیا ہے سینٹ نے ۔ یعنی

سینٹ ایک مذاق بن گیا ہے ۔ سنیٹ یہ فیصلہ کر رہا ہے کہ یہ آرڈیننس کمیٹی کے پاس جانا چاہئیے۔ کمیٹی اس کو دیکھے گی۔ لیکن گیارہ جولائی کو حکومت کی طرف سے یہ آرڈیننس آتا ہے۔ سنیٹ کی اس قرار داد کو رد کیا ہے اس آرڈیننس کو ایشو کرکے۔ دوسرا آرڈیننس آیا ہے سات جولائی کو ۔ اس وقت بھی سینٹ اجلاس میں تھی۔ in session تھی ۔ جب یہ آرڈیننسز آتے ہیں یہ طریقہ کار کہ جب ایک Upper House سیشن میں ہے Upper House نے ایک فیصلہ کیا ہے آرڈیننسز کے بارے میں ۔پھر یہ طریقہ کار کہ جناب اس فیصلے کو رد کرنے کا ایک طریقہ ڈھونڈا گیا ہے اس کو ختم کرنے کا nullify کرنے کا negate کرنے کا طریقہ ڈھونڈا گیا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں مختصر انداز میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ایک سیکنڈ جی ۔ یہ چونکہ are you on a point of order or?

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جی میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی

I am very strict on a question of point of order because point of order can only be raised if there is violation of rules . Now precisely, what rules has been violated?

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ This is the point جناب والا ۔

Mr. Presiding Officer: You tell me first which rule , you are referring to.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں عرض کرتا ہوں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں نے ابھی ختم نہیں کیا ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی ابھی آپ تشریف رکھیں ۔ وہ چونکہ بات کر رہے تھے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں جو dates دی گئی ہیں وہ سات اور گیارہ دی گئی ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ٹھیک ہے میں آپ کا نقطہ نظر سمجھ گیا ہوں اور ممبران صاحبان بھی سمجھ گئے ہیں ۔ آپ نے بات کی ہے اور لاء منسٹر صاحب نے بھی بات کر لی ہے آپ کے جو points جو ہیں وہ نوٹ کر لیے گئے ہیں ۔ Thank you very much.

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ نوٹ تو کر لیے ہیں لیکن میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں جناب چیئرمین کہ یہ آرڈیننسز جو ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ پھر وہ کہیں گے کہ ریکارڈ کو درست کرتے کیلئے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جو یہ dates دی گئی ہیں وہ dates وہ نہیں ہیں۔ یہ dates غلط ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی آپ کا اپنا نقطہ نظر ٹھیک ہے شکریہ ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جی اسی پر میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ اسی پوائنٹ پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ لیکن اس پر ذرا اور طرح سے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نہیں اس پر میں نے ----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ نہیں جناب والا ' ایک بات سن لیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں پھر آپ اس کو rule out کر دیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ میں اتنا عرض کر رہا ہوں کہ گیارہ جولائی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ کون سے رولز کی violation کا ذکر کر رہے ہیں ۔ آپ مجھے پہلے بتائیں کہ کون سا رول violate ہوا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ میں عرض کر لوں پھر رولز کا بھی ذکر کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نہیں پہلے آپ بتائیں کہ چونکہ فلاں رول کی

violation ہوئی ہے پھر اس کو آپ سپورٹ کریں اپنی تقریر میں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ رول ۲۱۶ جو پوائنٹ آف آرڈر پر

The point of order shall relate to the interpretation -----

Mr. Presiding Officer: No cross talk please.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ میرا حق بنتا ہے جناب والا کہ ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں جناب، میں آپ سے عرض کروں کہ رول ۲۶ کر only defines

what is point of order , When a point of order can be raised and it gives you the whole procedure. Now this is not, I mean you have to refer to a particular rule that a particular rule has been violated.

یہ تو آپ ۲۱۶ کی بات نہ کریں ۔ ۲۱۶ تو آپ کو right دیتاہے آپ کو حق دیتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا رول یا آئین کی خلاف ورزی ہو تو آپ اس کو ۲۱۶ کے تحت پوائنٹ آف آرڈر پر چیلنج کر سکتے ہیں ۔ آپ مجھے وہ رول بتائیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا: آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کون سا آرٹیکل آئین کا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں ذرا اب واقعات تو بیان کر دوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں نہیں ۔ اس ہاؤس میں میں ایک بات کہوں ۔ آپ خفا نہ ہوں ۔ ایک بات ہے۔ میں ہمیشہ وہاں بیٹھ کر بھی یہ کہتا رہا ہوں کہ یہ کوئی بات نہیں کہ جی کھڑے ہو گئے کہ آئین کی خلاف ورزی ہوئی۔ آئین کے اس آرٹیکل کا آپ حوالہ دیں گے جس کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس رول کا آپ حوالہ دیں گے تب بات بنے گی ایسے نہیں بنے گی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ ہے ۔ ۱۱۱ میں جناب والا ہے کہ

Any member may move as an amendment that the bill be referred to the standing committee.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ ابھی وہ سٹیج آنے گی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں میں عرض کر رہا ہوں ۔ جناب والا' یہاں ایک آرڈیننس آیا ایک بل کی شکل میں جو کہ ہمارے اس سینٹ نے 111 رول کے تحت سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیا ۔ ہے اس طرح and if such motion carried the bill shall stand referred to the standing committee اور یہ اٹھائیس تاریخ کو ہوا اٹھائیس جولائی کو ۔ اٹھائیس جولائی کو یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس پیش کیا گیا اور آپ نے گیارہ جولائی کو ایک آرڈیننس پاس کیا ہے۔ یہ ہے۔ ٹھیک ہے اور وہی الفاظ ہیں ۔ اس کے یہ معانی ہیں جناب و الا کہ انہوں نے پارلیمنٹ کے اور سنیٹ کے آئینی اختیار کو یعنی میں یہ کہوں گا کہ اس کو ایک قسم کا نظر انداز کرتے ہوئے' کیونکہ الفاظ ایسے ہیں۔میں لفظ استعمال کر سکتا ہوں کہ آئین کو' پارلیمنٹ کو (** **) کی آپ کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن میں وہ الفاظ استعمال نہیں کروں گا ۔ میں یہ کہوں گا کہ وہ نظرانداز کیا گیا۔ جناب والا' بات سیدھی سادھی ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں یہاں سے ایک بل گیا اور آپ گیارہ جولائی کو اسے اٹھائیس جولائی سے effective کرنے کیلئے ایک آرڈیننس پاس کرتے ہیں ۔ آپ نے آئین کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے سنیٹ کے اختیارات کو بالکل پامال کرتے ہوئے' رد کرتے ہوئے ایک آرڈیننس پاس کیا ہے۔ یہ ہے میرا پوائنٹ ۔ اس لیے اب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو point of order بنتا ہے جناب والا! کہ پارلیمنٹ کے اور سینٹ کے اختیارات کو انہوں نے رد کیا ہے ایک Ordinance لائے ہیں جس کی اس وقت کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے ۔ یہ میرا Point of Order ہے ۔ اس Ordinance کی آئین کے اس آرٹیکل کے تحت کوئی حیثیت نہیں ہے جو Ordinance کے لئے خاص طور پر ہمارے آئین میں ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ Honourable Law Minister.

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! میں انتہائی مختصر الفاظ میں اتنا عرض کروں گا کہ میرے معزز رکن نے نہ تو تاریخوں کا حوالہ صحیح طور پر دیا ہے ۔

جناب شہزاد گل۔ پوائنٹ آف آرڈر Point of Order ۔

---

* (الفاظ بحکم پریزائیڈ نگ آفیسر حذف کئے گئے)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ آپ ان کی حمایت کرتے ہیں؟

جناب شہزاد گل ۔ میں جناب یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ دو بل تھے Code of Criminal Procedure and Penal Code دونوں جو اب Standing Committee کو refer ہو چکے ہیں ۔

Mr. Presiding Officer: I have already given the floor to the Law Minister. Would you like to make a brief statement?

جناب شہزاد گل۔ تو وہ دونوں باتوں کا جواب دے دیں گے ۔ میری بات کا بھی ساتھ ہی جواب دے دیں گے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ نہیں پہلے ان کو سن لیں ۔

Syed Iqbal Haider: Thank you Sir, I will confine myself to a very brief explanation or reply. It is absolutely misconceived to the extent of being capricious contention, to allege that any violation of the Constitution has taken place by promulgating these Ordinances. One, as I had said those three reasons, in addition there to even the dates are being confused. The one Ordinance is dated 7th of July.

The decision of the Senate to refer the Bill passed by the National Assembly was on 28th of July. On 7th of July, I had to promulgate the Ordinance because the Bill can only become a force of law when it is passed by both the Houses and assent is given by the President of the country to the Bill passed by both the Houses. Until such time what do I do? I should keep create a vacuum in the country? I should create a chaos in the country. I should create a law lessness in the country ? Certainly not Sir, it is in the public interest and in the interest of the State and continuity of the law that I had to promulgate Ordinances. I wish if our legislative work is conducted more expeditiously and the legislation is

not hindered consciously or unconsciously then the complaint would have been much at some, that why am I compelled to take help of Article 89? I had to take this help because legislative work is not being given the due importance that it deserves.

Mr. Presiding Officer: Do you say that the Bill shall be laid under Article 89?

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا وہ تو Ordinance تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب شہزاد گل۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ جو بل ہاؤس پیش کیا گیا تھا اس کی clause No.5 میں جو Ordinance repeal ہونا تھا وہ The Code of Criminal Procedure (Second Amendment) Ordinance, 1949 XX of 1994 تھا۔ اب انہوں نے جو Ordinance promulgate کیا ہے وہ Ordinance No. 42 of 1994 ہے۔ یعنی ۱۱ تاریخ کو یہ Ordinance موجود تھا لیکن جب ہاؤس میں بل پیش کیا گیا تو اس Ordinance کو سامنے نہیں لایا گیا بلکہ پرانا جو Ordinance تھا ۲۰ نمبر ۱۹۹۴ء کا، اس کو repeal کرنا مقصود تھا۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ یہ بل ہاؤس میں پہلے لاتے۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل صحیح۔

جناب شہزاد گل۔ اب جب بل نہیں لایا گیا تو یہ ہاؤس میں غلط بیانی کی گئی ہے۔ ہاؤس کو .. The House has been misguided.

سید اقبال حیدر۔ یہ بالکل غلط ہے۔

جناب شہزاد گل۔ یہ ہاؤس کو misguide کیا گیا ہے۔ جو provision اس بل میں موجود تھی تو اس کو کیوں اس ہاؤس میں نہیں لایا گیا؟ جب یہ آرڈیننس موجود تھا، ۱۱ تاریخ کو promulgate ہوا تھا، پھر اس کو ہاؤس کے سامنے کیوں نہیں لایا گیا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ Minister for Law۔

سید اقبال حیدر۔ میں جواب دیتا ہوں اس کا۔

Mr Prisiding Officer: I would request the Members kindly take their seats, and then you can make a last brief statement. I would request all the members to kindly take their seats.

Syed Iqbal Haider: Sir, I can...

Mr. Masud Kausar: You make the statement and then we....

Syed Iqbal Haider: Sir, a very brief statement. My honourable Members are very senior advocates. They are well aware about the legislation procedure. The law was enforced originally through an ordianance which was converted into a Bill when it was laid and introduced in the National Assembly. By the time, The National Assembly passed that ordinance which is being referred to by the honourable Members only that ordinance could have been converted into a Bill. That is why there is a reference of the previous ordinance. That ordinance lapses after four months. Now, to ensure continuity of the law, in the meantime, National Assembly passed that Ordinance as a Bill before that Ordinance lapsed. So, in the intervening period, I, on 7th of July, had to have a new ordinanace. It is a simple common sense. Sir, it is a very simple matter There is nothing abnormal or nothing illegal or unconstitutional about it. One more thing, if you have passed that Bill, which was unfortunately made to lapse in this honourable House, I feel hurt and pain, because on the one hand, lot of talk is done, why do you promulgate ordinance ? On the other hand, when I do legislation, then they say " No, legislation is not so important, sectarian issue is more important. We will debate on that". When the sectarian issue comes, then they say " No, that is not imporant, it is the ordinance that is more imporant". Sir,

this is not fair. This is not fair.

(interruptions)

Mr. Presiding Officer: I would requeust all the Members to kindly take their seats and I want to

جناب شہزاد گل ۔میری ایک استدعاہے میں ان کی بات کا جواب دے رہا ہوں۔

پریذائیڈ نگ آفیسر ۔آپ آپس میں تو فیصلہ کرلیں ۔

جناب شہزاد گل ۔میں آپ کو بات بتا رہا ہوں کہ اس طرح جس طرح وزیر قانو ن صاحب نے بتا یا کہ اگر ہم وہ بل پاس کردیتے ۔ یہ آرڈیننس بھی چلتا چار مہینے تک ۔ اور وہ بل بھی بطور ایکٹ کے عمل میں آ جاتا ۔ کیونکہ اس پر فوری طور پر عمل ہونا تھا ۔ تو اب دو قوانین ایک ساتھ چلتے ۔ ان کو چاہیے تھا کہ ؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ یہ بحث جو ہے ۔ سوال و جواب ہوتا رہے گا ۔

جناب شہزاد گل ۔آپ تو خود سپیکر رہے ہیں جناب والا ۔ آپ تو سب جانتے ہیں ۔ کہ یہ کیا بے قاعدگی ہے کہ آرڈیننس تھا اور اس کو ہاؤس کے سامنے نہیں لایا گیا

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔آپ تشریف رکھیں۔

I will request all the members. Please don't no cross talk, please address the Chair. Three people are standing at the same time. I have to say there is no substance in this point of order and I over rule it.

جناب آپ فرمائیں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ گزارش میری یہ ہے ۔ کہ جس طریقے سے یہ بل لایا گیا ہے ۔ وہ بل ریفر ہوا کمیٹی کو ۔آج سے پہلے اخبار میں ہم نے پڑھا۔ کہ ایک آرڈیننس بھی صدر صاحب سے دستخط کروا کر رکھ ا گیا ہے۔ اور اس پر تاریخ نہیں ڈالی گئی۔ یہ اخبار میں آیا ہے ۔ اور ہم نے سمجھا یہ کیسے ممکن ہے ۔ How can the President allow his office to be used in this manner?

Mr. Presiding Officer: Can I interrupt for a moment? The

honourable Leader of the Opposition . I didn't want to really interrupt you. Since I have already given a ruling on this point.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ میں تو ایک گھنٹے کے لیے ہوں یہ کسی اور وقت پر؟

راجہ محمد ظفر الحق ۔ اس کا وقت ہی اب ہے اس گزارش کا اور نہ کوئی اس میں مسٹر چیئرمین کوئی ڈویژن ہو گی نہ کوئی اور بات

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔نہیں ڈویژن کی بات نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ میں اس کو express اس لحاظ سے کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ واقعی گیارہ تاریخ کو publish ہوا تھا۔ تو یہ کس اندھیرے میں رہا' کہاں رہا؛ کس جگہ اس کو confine کیا گیاکہ اس نے دن کی روشنی نہیں دیکھی ' کہاں تھا یہ کہ کسی اخبار میں نہیں چھپا' کہاں تھا یہ کہ اس ہاؤس میں نہیں لیا گیا؛یہ کہاں رہا؛ اور پھر اس بل کے اوپر بحث بھی جاری رہی اس پرزور بھی لگتا رہا اور دو دن پہلے جب وہ ختم ہوا تو پچھلی تاریخ سے گیارہ تاریخ سے یہ نکل آیا۔ یہ دنیا کے کسی طریقے میں آتا ہے ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آرڈیننس جاری کرنا حکومت کے حقوق میں سے ایک حق ہے جب وہ چاہے وہ کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی کوئی طریقہ ہے' اس کے لئے بھی کوئی لاء اور tradations ہیں۔ لیکن اس معاملے میں' میں یہ سمجھتا ہوں سب کچھ پھلانگ دیا گیا' کسی چیز کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔یعنی ایک تو شبہ ہے جس پر آپ کہیں گے کہ اگر اس بل پر بحث ہو رہی تھی تو یہ کیوں جاری کیا گیا۔ یہ آرڈیننس کے ذریعے سے legislation کیوں ہو رہی ہے ' وہ نکتہ الگ ہے ۔ لیکن ایک بل کی ابھی life موجود ہے اور وہ جس دن ختم ہوتا ہے تو ایک back dated جس طرح چیک ہوتے ہیں اس طرح سے ایک آرڈیننس آ جاتا ہے۔ جس کے لئے میں سمجھتا ہو ں دنیا بھر میں کوئی جواب نہیں دے سکے گا کہ یہ پہلے کہاں رہا ہے' کدھر تھا۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے یہ کیا گیا ہے یہ ایک doubt ہے کہ کیسے حکومت افسری معاملات کو نبٹا سکتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔میں نے آپ کا نکتہ نظر سن لیاہے۔ ہماری تو یہی خواہش ہے کہ جو بھی اس ہاؤس کا legislative business ہے اس پر آپس میں افہام وتفہیم ہو نا

چاہئے اور یہ جمہوریت کے لئے بھی ضروری ہے ' جمہوری روایات کا بھی یہی تقاضا ہے اور صرف میرے خیال میں criticism ایک دوسرے پر کرنے کے لئے ' ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کے لئے ' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی روائت نہیں ہے ' اس کو ختم ہونا چاہئے ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں اگلے آئیٹم پر آؤں گا۔Next item جو آج کے agenda پر ہے وہ ہے

"That this House may discuss the sectarian clashes in the country resulting in losses of lives and properties of innocent citizens, identify the causes and suggest measures to contain this unfortunate polarization and frenzy which is doing incalculable harm to the Muslim Ummah and National unity."

میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم موضوع ہے اور اس پر ہمیں معزز اراکین نے اپنے اسمائے گرامی بھی دیئے ہیں جو کہ بہت لمبی لسٹ ہے ۔ اس میں ایک تو میں یہ چاہوں گا کہ پانچ منٹ زیادہ سے زیادہ ٹائم رکھا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ -----

جناب آفتاب احمد شیخ۔پانچ منٹ میں کچھ نہیں ہو گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔لیڈر آف دی ہاؤس اور اپوزیشن کے لئے دس منٹ رکھ لیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں پانچ منٹ تو آدمی کوئی ' اتنے سوالات ہیں ؛ causes کیا ہیں اور اس کے remedies کیا ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ایک چیز میں آپ سے عرض کروں کہ ابھی کوئی طریقہ کار طے کر لیتے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ کوشش یہی کرنی چاہئے کہ جو پوائنٹس کسی دوسرے دوست نے بیان کر دیئے ہیں تو ضروری نہیں ہے کہ ان پوائنٹس پر دوبارہ بات کی جائے اور بنیادی بات یہ ہے کہ اس کے causes اور اس کا علاج دونوں چیزیں جو ہیں بتانی چاہئیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا جب چیئرمین صاحب اٹھ رہے تھے تو اٹھتے اٹھتے انہوں نے observation یہ دیا تھاکہ جو میرا آخری آئیٹم Call Attention Notice ہے وہ دو منٹ کا ہے اس کو لے لیا جائے ۔it is very urgent matter آپ دیکھیں ذرا Call Attention Notice۔آپ دیکھیں اس کو۔

Mr. Presiding Officer: I am one of you so I don't mind.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں صرف news item پڑھوں گا اور that's all ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Kahuta, one RAW agent died while two others arrested after a bomb explosion at the deputy rangers house late Saturday night. The house was completely damaged but the inmates miraculously remained unhurt. The intensity of the blast was so high that its sound was heard in the neighbouring villages as well. According to details these RAW agents targetted the house of a Ranger official but as they were setting the bomb, it exploded early resulting into the death of one culprit on the spot while the other two were the locals while they were trying to flee. The killed culprit was identified as Muhammad Yousaf, while the arrested culprits were identified as Muhammad Bashir and Hassan Din. They admitted that they are working for RAW, the Indian intelligence agency and hailed from Azad Kashmir. This was the instance Sir, it happened near Kahuta. Let the Minister say something about this.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the honourable Senator hails from Karachi and is probably not acquainted with the geography of this country. The fact is that there are two Kahutas. The first Kahuta is in Pindi Division. The Kahuta that is referred to is in Azad Kashmir in Poonch sector and there is a forest there and there is a forest lodge over there. So, the Ranger that is implied is the Forest Ranger and not the Army Ranger that he is contemplating. And firstly, the Kahuta also is not the one that he is thinking of. This Kahuta which he is referring to is in Azad Kashmir which is on the FDL. In fact, this was the area, which was used as a launching pad for the

operation also. And then this was the area that was subsequently occupied by the Indians and there is a helipad which they still call as the Indra helipad. So, this is a confusion of places and nomenclature.

Mr. Presiding Officer: Now, shall we proceed with the discussion on the sectarian problem.

Mr. Ilyas Ahmad Bilore: Sir, I think, it is clubbed with the Karachi problem.

Mr. Presiding Officer: I have no idea but at the moment as it is on the Order of the Day, this is on item no. 4 and let us start with item no. 4.

Mr. Ilyas Ahmad Bilore: Sir, it was 11 and 12 earlier and it was clubbed actually

Mr. Presiding Officer: No. I mean you may discuss any thing, but as far as this particular item is concerned this is no. 4.

Raja Muhammad Zafar ul Haq: Sir, on that day the position was that they were as item no. 11 and 12. It was decided by the Chair that both could be discussed together. They were clubbed. They will be discussed together.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: It was not so, because the Sindh situation is to be discussed in different entity different perspective with special emphasis on Karachi. This sectarian one was because what had happened during the Muharram between the 10th of Muharram and what was anticipated on the Chehlum, and that is why the urgency that this was picked up much earlier and with expediency.

Raja Muhammad Zafar ul Haq: Mr. Chairmn, Karachi is situated in Sindh and item no. 4 was partly discussed during the last session and speeches were made. This was to be discussed as a part heard. Now, another motion was brought which was regarding the sectarianism in Karachi and as well as in Sindh, that has engulfed the entire country but the motion was regarding Karachi. So, both were clubbed, the discussion was to be on both the issues about three days back. That is why they were brought forward from item no. 11 and 12 to item no. 4 and 5. You can ask the Secretariat? They will guide because perhaps, may be, you were not there or something....

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman, may I, by way of assisting the Chair submit that there was proposal by the honourable Leader of the Opposition that on that day's Orders of the Day item No. 11 and 12 should be clubbed together but there was no ruling from the Chair and some heat was generated in the House. Therefore, that matter was dropped there. Thereafter, the honourable Law Minister moved this motion which is No. 4 today and he also made a beautiful speech. So, there is no decision or consensus in the House or a decision or a ruling from the Chair to club these together. However, so far as the Secretariat is concerned and the law and order situation in Sindh if any honourable Senator wants to speak on both, he can. There is absolutely no prohibiton. They can do it. But to submit that these were clubbed together it is not so. There was no ruling.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Because it would result in duplication of speeches. First, we will discuss item No. 4 and while going through the entire process, then we will leave item No. 5 and then we will take item No. 5.

So, that would, I think take lot of time of the House. It is better that Members are asked to .....

Mr. Presiding Officer: I don't know but my personal feeling is that would it not be that we would be lessening the importance of sectarian problem by clubbing it with other issues. I personally feel and I wish I was sitting there because I wanted to speak on this particular issue that, sectarian issue. for me personally speaking, I think it is very very important and on other issues we may have difference of opinion. But on this issue, I believe that none of us has any difference of opinion as far as sectarian problem is concerned because I personally feel that there are no sects in Islam.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, may be we do not have any difference of opinion on any of the issues. We shall take these issues as national issues. The issue of sectarianism, if it were confined only to making speeches and criticising the other side only on loudspeakers taking out processions, that would have been a different story altogether. But now the sectarian issue has also assumed the status of, unfortunately, law and order problem. People are killing one another. So, how can you separate law and order problem with sectarianism? Both have resulted in these deaths of innocent people.

Mr. Presiding Officer: I know but there are many. Yes, Sheikh Rafiq Sahib. Would you like to say something?

Sheikh Rafique Ahmed: Mr. Chairman Sir, what I wanted to submit was that many of us have spoken on Karachi situation, Sindh situation and if both are clubbed together almost all of them have to speak again. They have given their names in the list. Therefore, actually when we club them together it will be a

duplication of the same thing. Those who have spoken on the Karachi and Sindh situation they won't be speaking on the Karachi and Sindh situation and there .. be just, may be hardly half a dozen of them, but so far as the sectarian problem is concerned I understand that there are two dozen speakers on this. Therefore, there will be no question of duplication if they are separated and split in two parts.

Mr. Presiding Officer: I am not the Leader of the Opposition. I am not aware of any ruling by my predecessor or I am not aware of any understanding because it appears that there is no consensus on this. So what we will do is ...

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: The word 'clubbed together' by the Deputy Chairman were used for these two items. You can ask the Secretariat.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman, there is another submission. Since the last session----

Mr. Presiding Officer: These rules and these regulations are only to facilitate the procedure of the House and to save the time of the House. But if we are trying to raise issues unnecessarily and we spend time on lengthy discussions, there will be hardly any time left for the discussion on the substantive issues. hardly any time left for the discussion on the substantive issue.

Syed Hussain Shah Rashdi: I bow before the observation of the Chair. But my only submission was that for example Sindh situation is being discussed in the last session. I have spoken on Sindh situation but I would confine myself to the linguistic problem there as I had not touched the sectarianism. Sectarianism has a wider perspective than the law and order situation in Sindh and Karachi. Therefore, if these two are clubbed together, Sir, then I would be deprived of my right to speak on this motion also.

Raja Muhammad Zafar ul Haque: May be, you have given your name and you will be allowed, why not?

Mr. Presiding Officer: I would request the Leader of the Opposition not to insist on this and we start with the discussion and if there is any overlapping and somebody wants to discuss the law and order situation in Karachi, he is welcome. So, the first speaker is Maulana Hafiz Hussain Ahmed.

(Pause)

Mr. Presiding Officer: Thank you very much for the cooperation Raja Sahib.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Sir, everybody has got right to dilate on that issue. Now in view of the great number of the speakers here you kindly allot a time. We have got three days left - tomorrow, day after tomorrow and Thursday also. We may sit together here in the morning and in the evening. When we say this is a national issue, this issue is of national importance, we must discuss it threadbare and everybody should have been given sufficient time to express himself. Therefore my submission before you is that three days should be reserved for this discussion in the morning as well in the evening and every member should be given at least 15 minutes to express himself and the Leader of the Hosue and the Leader of the Opposition and the concerned Minister should be given half an hour, at least. I think, the leaders of their respepctive groups, if they agree on this, certainly, I will have no objection. As far as the improtance of this topic is concerned, I think there cannot be two opinions about it. So, let us start with .....

(interruption)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ یہ بتائیں کہ وہ تو دس منٹ یا پندرہ منٹ ... گا' کس وقت تک ہے جانا چاہتے ہیں آج۔۔۔میرے خیال میں ایک یا دو تقاریر ہو سکیں گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے بھی ایک جگہ پر already commitment کی ہوئی ہے اور اسلام میں وعدہ خلافی ویسے بھی بری بات ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جب کھانے کے لئے ہو تو بہت ہی بری بات ہے۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر ۔ اس کے لئے تو پھر آپ کو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بننا پڑتا ہے تو آپ حافظ صاحب آپ شروع کریں جی۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ میرے خیال میں صبح رکھ لیں تو صحیح ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں تو مولوی ہوں اس لئے میرے لئے تو آدھا گھنٹہ ہونا چاہیئے۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر ۔ جناب اس دن آپ نے یہ کہا تھا کہ آپ کی ایک صلاحیت یہ ہے کہ آپ چیز کو مختصر بھی کر سکتے ہیں' آپ کی دوسری صلاحیت یہ ہے کہ آپ چیز کو لمبا بھی کر سکتے ہیں۔ اس دن آپ نے اس صلاحیت سے کام لیا تھا' آج اس مختصر والی صلاحیت سے کام لیں کیوں کہ آپ کو پتہ ہے کہ ۲۴ یا ۲۵ مقررین ہیں تو میرے خیال میں پندرہ منٹ ٹھیک ہیں۔ شاید آپ کو ضرورت نہ پڑے' دیکھیں بات تو اس پر ہے کہ پہلے سے وقت کا تعین کرنا۔۔۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یقیناً کوئی ایسی بات ہے تو ایک دو منٹ زیادہ دیئے جا سکتے ہیں کسی مقرر کو بھی' اس سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین شکریہ۔ اب نو بج رہے ہیں جی۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر ۔ جی آپ نے گھڑی بھی دیکھنی شروع کر دی ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ نہیں بج رہے ہیں ناں ابھی۔ بجے نہیں ہیں جی بج رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریزائڈنگ آفیسر ۔ ایک بات میں عرض کروں جی کہ اگر آپ سمجھتے ہیں

کہ اس discussion کا تسلسل جو ہے وہ ایک ہی دن میں ہونا چاہئے تو وہ میرے خیال میں زیادہ بہتر ہو گا۔ ابھی وہ آدھی تقریر کر چکے ہوں گے، آدھی تقریر ان کی رہ جائے گی تو پھر وہ مقصد حل نہیں ہو سکے گا۔ کیوں آپ کا کیا خیال ہے راجہ صاحب۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ابھی بارہ منٹ ہیں اور حافظ صاحب تو دس منٹ تو سٹارٹ میں لے لیں گے۔ اتنے میں وقت ختم ہو جائے گا تو اس لئے بہتر یہ ہے کہ کل اگر ہم تج ہی شروع کریں ہمیں اس وقت آپ کو نہیں وقت نہیں دیا جا سکتا۔ میرے خیال میں اگر آپ کی اجازت ہو تو ----

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی ٹھیک ہے وقفہ سوالات کے بعد شروع کر دیں جی۔

جناب پریذائڈ نگ آفیسر ۔ تو ٹھیک ہے جی۔

[The House then adjourned to meet again at ten o' clock in the morning on Tuesday, August 2, 1994]

PCPPI—4491(97) Senate—26-11-97—180.